یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ:۔ اہلحدیث مجیٹھ منڈی

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خط وغیرہ واپس ہوں گے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین کے واپس کرنے کا وعدہ نہیں +

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۲۳ جلد ۹

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔ للعہ
رؤساء و جاگیرداران سے ۔ ۔ للعہ
عام خریداران سے ۔ ۔ عہ
ششماہی ۔ ۔ عہ
ممالک غیر سے سالانہ شلنگ ۔
ششماہی ۔ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۱۲ء یوم جمعہ

جلسہ اسلام پور

اسلام پور ضلع دمکا ملک بنگال میں ایک موضع ہے۔ ۲۲-۲۳-۲۴ مارچ کو یہاں ایک جلسہ تھا۔ جلسہ کی کیفیت بیان کرنے سے پہلے اس ملک کا مذہبی جغرافیہ بیان کرنا بہت ضروری اور مفید ہوگا۔ ضلع دمکا بیرشکال بیر بھوم۔ اور مالدہ۔ یہ چار ضلعے باہمی متصل ہیں۔ ان میں اسلامی آبادی بہت زیادہ ہے۔ یہاں کے لوگوں سے معلوم ہوا کہ روپیہ میں سے چار آنہ ہندو اور چار آنہ حنفی باقی آٹھ آنہ اہلحدیث ہیں جن کو یہ لوگ محمدی کے نام سے بلاتے ہیں۔ یہ جلسہ جو اسلام پور میں ہوتا ہے خالص اہلحدیثوں کا ہے۔ اس لئے ہزارہا اہلحدیث ٹڈی دل کی طرح اس میں آتے ہیں۔ اس جلسہ کی اصل تقریب ایک مدرسہ ہے جو موضع دلال پور میں زیر اہتمام حاجی رحیم بخش صاحب منڈل کے قائم ہے۔ اس نواح میں اہلحدیث کی کثرت دیکھکر جناب شاہ ولی اللہ صاحب کا قول یاد آتا ہے جو کسی نو مسلم کی بابت اونہوں نے لکھا ہے کہ ایک ہندو نے کسی مسلمان سے پوچھا کہ مسلمانوں میں بہت سے فرقے ہیں میں مسلمان ہو کر کس میں ملوں۔ تو مسلمان چونکہ سنی تھا اوسنے کہا جامع مسجد میں چل کر دیکھنا جو لوگ زیادہ ہوں اونہی میں مل جانا۔ جامع مسجد کے نمازی سنی تھے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں یہ جواب اوس سنی کا ہندوستان میں تو چل گیا مگر ایران میں نہیں چل سکتا۔ کیونکہ وہاں شیعہ کی کثرت ہے۔ یہی مثال بعینہٖ ان لوگوں کی ہے جو ہمارے ملک میں بات بات پر اپنی کثرت کا اظہار کیا کرتے ہیں جن کے جواب میں اہلحدیث کا یہ قول ہوتا ہے ؎

تعیرنا انا قلیل عدیدنا
فقلت لها ان الكرام قليل

ان اضلاع بنگال میں اس کا عکس ہے۔ حنفی وغیرہ فرقے اس نواح میں اسی نسبت سے کم ہیں جس نسبت سے اضلاع پشاور۔ راول پنڈی۔ ملتان وغیرہ میں اہلحدیث کم ہیں۔ اسلئے اس جلسہ میں سواء علماء اہلحدیث (محمدی) کے کوئی دوسرے مذہب کا عالم نہیں ہوتا۔

اس دفعہ اس جلسہ میں علماء بنگال کے علاوہ ہندوستانی علماء مندرجہ ذیل تھے:۔

مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی۔ مولوی کفایت حسین صاحب عظیم آبادی۔ مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی مولوی علی حسن صاحب گیلانوی۔ مولوی ابراہیم اعظم صاحب دانا پوری۔ مولوی نور محمد صاحب امرتسری۔ مولوی عباس علی صاحب کلکتی۔ مترجم قرآن بنگالی زبان۔ اور خاکسار ابوالوفاء امرتسری۔ یہ بات بھی عجیب دیکھی کہ باوجودیکہ ملک بنگال ہے مگر تقریریں اردو ہوتی تھیں اور سب لوگ اوسیطرح سمجھتے تھے جس طرح پنجاب کے دیہات والے اردو کو سمجھتے ہیں۔ حضرت مولوی عباس علی صاحب نے بنگالی زبان میں تقریر کی۔ باقی سب نے

اردو میں۔ جلسہ لحاظ ہجوم اور کثرت حاضرین لاہور کی انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ سے بڑا ہوتا ہے۔ سادگی کا یہ عالم ہے کہ نئی روشنی اور نئی وضع یہاں خواب میں بھی نہیں آئی معلوم ہوتی۔ ہزار کے مجمع میں ہمں نے بغور دیکھا تو تین چار ترکی ٹوپیاں نظر آئیں باقی سب وہی پرانی وضع۔ ترکی ٹوپیوں کے ساتھ اور کوئی وضع جدید نہ تھی۔ اس جلسہ کے دیکھنے سے خیال ہوتا ہے کہ ہمارے مسلمان لیڈر جو نہ نماز کے نہ روزے کے وہ ان پرانی وضع کے سادے مسلمانوں کے قائم مقام کیونکر ہو سکتے ہیں۔ خیر یہ ایک پولیٹکل مسئلہ ہے۔ علماء کے ایسے محب ہیں کہ راستہ روک لیتے ہیں اور بغیر مصافحہ کئے جانے نہیں دیتے تعجب ہے کہ ہندو بنگالی تو نئی تعلیم کی وجہ سے ہندوستان کے پولیٹکل استاد ہیں مگر ان مسلمانوں کو گویا ابھی تک خبر بھی نہیں کہ انگریزی تعلیم بھی دنیا میں کوئی چیز ہے تعجب تر یہ ہے کہ یہاں کے بنگالی شکل و شباہت میں ہمارے دیہاتی بھائیوں سے بہت کچھ مشابہ ہیں یہاں تک کہ تہبند باندھنا بھی عام رواج ہے۔ مگر پنجاب کے دیہات کی نسبت یہاں دینداری پابندی صوم و صلوٰۃ زیادہ ہے خدا اور زیادہ کرے۔

یہ جلسہ بڑی خوبی اور کامیابی سے ختم ہوا۔ اوسط حاضرین ہزارہا کی ہوتی تھی۔ مختلف تقریریں ہوئیں مدرسہ کی روئیداد میں وہ بالاختصار طبع ہونگی۔

یہاں پر ایک نظم مصنفہ مولوی ابراہیم اعظم صاحب دانا پوری درج ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترا ذکر ہے دلکی یارب صفائی
تیرے ہاتھ کا کھیل مشکل کشائی
خدایا تجھی کو ہے زیبا خدائی
کہ پھرتی ہے عالم میں تیری دہائی
شہنشاہ بھی تیرے گھر کا گدا ہے
غلاموں کو مولا ہی کا آسرا ہے
کوئی شاہ کوئی گدا تیری قدرت
کوئی مفلس بے نوا تیری قدرت
بیاں کیا کروں اے خدا تیری قدرت
کہ میں ہوں ہمہ تن ثنا تیری قدرت
لیا میں نے بھولے سے کب نام تیرا
جو اسپر بھی بخشے تو انعام تیرا
اگرچہ عمل اپنا یارب برا ہے
تو رکھ شرم اس کی کہ پیدا کیا ہے
تیرا بندہ میں ہوں تو میرا خدا ہے
نبی کا تیرے پنے کلمہ پڑھا ہے
سزاوار لطف و کرم یوں بھی میں ہوں
طلبگار باغ ارم یوں بھی میں ہوں
ازل ہی سے تھی یہ مشیت خدا کی
کہ دنیا میں روشن ہو قدرت خدا کی
نہ گمراہ ہو ساری خلقت خدا کی
کرے جا کے انسان خلافت خدا کی
اسیکے لئے پہلے آدم کو بھیجا
نہ آدم ہی کو۔ فخر عالم کو بھیجا
وہ فخر جہاں سید دوسرا ہیں
رسولوں میں ہر ایک کے پیشوا ہیں
ملائک سے عز و شرف میں سوا ہیں
امام رسل سید الانبیا ہیں
پیمبر بھی ایسے کہ اونسا نہ ہوگا
ہوا ہے نبی کوئی ایسا نہ ہوگا
ہوئی دعوت اسلام کی ہر مکاں میں
عرب میں عجم میں کہیں اصفہاں میں
کلام خدا گونج اوٹھا جہاں میں
نہ بے بوئے گل رہ سکی گلستاں میں
یکایک رسالت کا وہ نور چمکا
کہ مشرق سے تھا تا بمغرب اجالا
ندا تھی کہ اسلام سیدھی سڑک ہے
مسافر جو اسپر ہے وہ بیدھڑک ہے
نمائش ہوا اس میں نہ کچھ ہو ہڑک ہے
تکلف یہاں ہے نہ زرق البھڑک ہے
چلے آؤ اسلام ہے سادہ سادہ
خدا کا یہ احکام ہے سادہ سادہ
صحابہ کی ان کے نہ پوچھو فضیلت
ہر اک ان میں تھا شاہ ملک ولایت
انہیں سے ہے اسلام کی شان و شوکت
مسلماں ہیں گھر گھر انہیں کی بدولت
یہی مقتدائے زمین و زماں ہیں
یہی رہنما پیشوائے جہاں ہیں
رموز شریعت کے محرم یہی ہیں
نگہدار علم مکرم یہی ہیں
جناب پیمبر کے ہمدم یہی ہیں
غرض مہر آفاق عالم یہی ہیں
شریعت کی۔ کہتے تھے یہ سب ودیعت
انہیں سے ملی سبکو نوبت بنوبت
یہ جلوہ فگن پہلے تھی ہر مکاں میں
بڑی شان سے تھی زمین و زماں میں
رہی قدر آخر نہ اس کی جہاں میں
ہوئی سب سے بدتر یہ ہندوستاں میں
کسیکی نظر میں شریعت ہی کیا تھی
شریعت برتنے کی حاجت ہی کیا تھی
یہاں کی نہ یہ بادہ خواری غضب تھی
نہ مظلوم کی آہ و زاری غضب تھی
اگر تھی تو یہ دینداری غضب تھی
غضب تھا کہ پرہیزگاری غضب تھی
شریعت نہ تھی دینداروں کے خاطر
اک آفت تھی پرہیزگاروں کے خاطر
نہ مونس نہ انکا مددگار کوئی
نہ بھولے سے انکا طرفدار کوئی
ہزاروں تھے دشمن نہ تھا یار کوئی
خدا کے سوا تھا نہ غمخوار کوئی
جفا کار سے انکا ناکوں میں دم تھا
جہاں لب کھلے یک بیک سر قلم تھا
وہ میری گورنمنٹ کی ہے حکومت
ہوئی جس میں اس دین حق کی اشاعت
کہاں ذمہ دار اس کی تھی کوئی دولت
یہ دولت ہے ارزاں انہیں کی بدولت
خدا ان کو ہر وقت دل شاد رکھے
رکھا ہم کو آزاد۔ آزاد رکھے
یہ تھا عدل کب عہد نوشیرواں میں

کہاں انتظام اس قدر تھا جہاں میں
یہاں ساری خلقت ہے امن و اماں میں
رعیت ہے خوش اپنے اپنے مکاں میں
دعا کرتے ہیں کہ یہ ملک و دولت
الٰہی رہے تا قیامت سلامت
زہے بخت و قسمت کہ وہ دور آیا
جہاں رہ کے ہم سب نے آرام پایا
نہ اعلےٰ نے ادنےٰ کو اصلا ستایا
دعا دے رہے ہیں رعایا برایا
رہیں خوش الٰہی شہ جارج پنجم
سلامت رہیں ابن اڈورڈ ہفتم
یہاں سے چلا ہوں فنِ دلبری میں
لگا ہوں مطالب کی جلوہ گری میں
الٰہی نہ فرق آئے جادوگری میں
قدم میرے پھسلیں نہ اس سرسری میں
بیانِ مقاصد میں سرگرم رکھنا
تو اے میرے خالق میری شرم رکھنا
ترا ہی یہ فضل ایخدا دیکھتا ہوں
کہ گھر بیٹھے بیٹھے فضا دیکھتا ہوں
بہار آئی ہے جا بجا دیکھتا ہوں
اہا ہا تماشا یہ کیا دیکھتا ہوں
کہ اک انجمن مدرسے کی ہے محفل
اکٹھا ہیں لوگ اک مزے کی ہے محفل
کہیں مولوی ہیں کہیں آج فاضل
کہیں ماہِ نو ہیں کہیں بدرِ کامل
کسی جا ہیں حفاظ محفل میں شامل
کہیں وعظ کے دھن میں ہو کوئی عامل
مبارک نہ کیوں مدرسے کا ہو جلسہ
جہاں ایسے لوگوں کا ایسا ہو جلسہ
فقط یہ کہوں کیوں کہ جلسا مبارک
کہ ہر دم کا جلسے میں رہنا مبارک
بڑے اور بڈھوں کا آنا مبارک
بزرگوں کا تشریف لانا مبارک
سبھوں سے اونہیں کی ہے شرکت غنیمت
یہاں تک جو پہونچے بہ رنج و مصیبت

سرِ بزم ہیں ذی ہنر کیسے کیسے
بشر ان میں ہیں جلوہ گر کیسے کیسے
شریعت کے ہیں شجر کیسے کیسے
ہیں اک جا یہ لعل و گہر کیسے کیسے
مہ و مہر سے ان کی قیمت سوا ہے
انہیں گر فرشتہ کہوں تو بجا ہے
سمن اور سنبل عروسِ چمن ہیں
بڑے چھوٹے سب رونقِ انجمن ہیں
یہ چمپا یہ بیلا ہیں یہ یاسمن ہیں
یہ لالہ یہ نسریں ہیں یہ نسترن ہیں
سبھی ان میں ہیں نو بہارِ گلستاں
انہیں سب سے ہے یادگارِ گلستاں
ہمارے کہ وہ جو حاضر یہاں ہیں
سبھوں کے تہِ دل سے ہم قدرداں ہیں
سرِ چشم پر ہیں جو یہ مہرباں ہیں
رہی میں شریعت کی سب ایکساں ہیں
بزرگ اور خورد ان میں سب ہیں برابر
ہے چھوٹی بڑی اینٹ اس گھر کے اندر
وہ جلسہ میں چھوٹے بڑے کا جھمیلا
وہ اک اژدحام اور ہر سمت ریلا
وہ یاروں کا مجمع وہ لوگوں کا میلا
وہ اک چپقلش میں اکیلا دوکیلا
وہ ہر واعظوں کی نصیحت کی باتیں
وہ اک قند آمیز عبرت کی باتیں
سرِ عام ان کی وہ پند و نصیحت
وہ اک شانِ وعظ اور نوبت بنوبت
وہ الحان و ترتیل و قرآن و آیت
وہ اک محویت اور لوگوں کی حیرت
وہ غل ہر طرف مرحبا مرحبا کا
وہ اک شور لوگوں میں صلِّ علیٰ کا
یہاں گرچہ موجود ہے اتنی خلقت
مگر کون کس کا ہے مشتاق حضرت
ہمارے وہ عالم - خدا کی یہ قدرت
جنہیں دیکھکر خلق ہے محوِ حیرت
انہیں پر سبھوں کی نظر پڑ رہی ہے

انہیں کی نظر سے نظر لڑ رہی ہے
موثر ہے ان کی وہ جادو بیانی
کہ پتھر کلیجہ ہو تو بھی ہو پانی
سنے ان کی گر کوئی گوہر فشانی
تو ہر مدعی چھوڑ دے لن ترانی
نہیں وعظ ان کی کرامت سے خالی
نہیں گفتگو ان کی حکمت سے خالی
نہ پروا انہیں مرحبا مرحبا کی
نہ صد آفریں کی نہ صلِّ علےٰ کی
مرے عالموں پر ہو رحمت خدا کی
خوشی ہے تو ان کو خدا کی رضا کی
خدا کے لئے قوم پر مر رہے ہیں
کھڑے ہیں جو حق ہے ادا کر رہے ہیں
ازل میں جو بٹنے لگا یہ مقدر
یکایک گرے صف بصف لوگ آکر
کہیں بادشہ بنے کہیں تھے تونگر
کسی سمت ان عالموں کا تھا لشکر
لکھی تھی جو قسمت میں انکی بھلائی
انہیں کو ملی ورثۃ الانبیائی
یہ حضرات جو پیشوا ہیں ہمارے
سلامت رہیں مقتدا ہیں ہمارے
حقیقت میں یہ رہنما ہیں ہمارے
یہ جلسہ کی رونق فزا ہیں ہمارے
نہ سمجھو کہ یہ وعظ فرما رہے ہیں
دلوں میں یہ گھر کرکے گھر جا رہے ہیں
یہ ہیں مقتدا علم ہی کی بدولت
بنے پیشوا علم ہی کی بدولت
یہ رتبہ ملا علم ہی کی بدولت
ہوئے رہنما علم ہی کی بدولت
پیمبر جو دنیا میں تشریف لائے
یہی علم تھا جس کو ہمراہ وہ آئے
نہ یہ طلعتِ حور کی روشنی ہے
نہ مہر کی اک دور کی روشنی ہے
نہ یہ شمع و کافور کی روشنی ہے
نہ ہیرے نہ بلور کی روشنی ہے

یہ اک نور ہے ہر جگہ سے اوجالا
چمک اوس کی وہ ہے کہ ہر یک کے اجالا

اسی علم کا ہم میں تھا نور پہلے
اسی نور سے ہم تھے معمور پہلے

اسیکے سبب ہم تھے مشہور پہلے
یہی نشہ تھا جس میں تھے چور پہلے

نہ دل کو ہمارے فلاطوں کا ڈر تھا
نہ اصلا ہمیں بوعلی سے خطر تھا

ہمیں اپنا اُستاد سب جانتے تھے
ہمارا وہ لوہا کہ سب مانتے تھے

ہمیں مدعی خوب پہچانتے تھے
کہ دل میں جہاں اپنے ہم ٹھانتے تھے

گلا گھونٹ دیتے تھے شیر زیاں کا
زمیں سے ملاتے تھے سر آسماں کا

تواریخ اقلیدس و علم ہیئت
تفاسیر و فقہ و اصول و بلاغت

لغات و کلام و معانی مہارت
مقاصد مطالب سلاست عبارت

لہ ما علیہ انکے ہم جانتے تھے
جو ماخذ تھے ان کے وہ پہچانتے تھے

کہیں بحث میں منطقی مسئلہ تھا
ریاضی کہیں تھی کہیں فلسفہ تھا

طبیعت جواں تھی بھرا ولولہ تھا
غرض ہم جہاں تھے یہی مشغلہ تھا

کہیں چھیڑ چلتی تھی مشائیوں سے
کہیں بحث رہتی تھی اشراقیوں سے

عدو کا ادھر اک اکھاڑا اِدھر ہم
اودھر کا وہ حملہ کہ گھرا اوسکا ورہم

ہاہا وہ ہم اور وہ علمِ مکرم
ہمارا وہ عالم کہ مداح عالم

ادھر ہر عدو ہر مسائل کا ہلکا
اودھر کا ہر اک کوہ علم و عمل کا

وہ ہر فن کی اگلی پرانی کتابیں
زمیں پر جو تھیں آسمانی کتابیں

حکیموں کی ایک ایک چھانی کتابیں
ارسطو و فلاطوں کی ساری کتابیں

کسی لیبریری کے اندر رکھی تھیں
جوان کے تھے عاشق انہیں پیاری تھیں

نہ گل ہے نہ بلبل نہ اب وہ چمن ہے
دکھیں نہ بوئے گل نسترن ہے

نہ ساقی نہ صہبائے پیماں شکن ہے
نہ شیشہ نہ ساغر نہ وہ انجمن ہے

اب اک شور ہے اور آہِ حزیں ہے
کہ گھر لٹ گیا یہ نہیں وہ نہیں ہے

کوئی دم اگر اور غفلت رہے گی
تو جو کچھ ہے وہ بھی نہ بابت رہیگی

نہ علمی مسلماں میں قوت رہیگی
نہ اتنی بھی جو ہے لیاقت رہیگی

لگیگا پتہ کچھ نہ راہِ ھدیٰ کا
رہیگا فقط نام باقی خدا کا

مسلمانوں کچھ بھی جو غیرت ہو باقی
شریعت کی دلمیں حمیّت ہو باقی

اگر تم میں دینی اخوت ہو باقی
رگوں میں تمہاری جو ہمت ہو باقی

تو آجاؤ کشتی بھنور میں پڑی ہے
او چلتی کبھی ہے کبھی ڈوبتی ہے

رہے گی اگر مدرسہ کی یہ بندش
کرینگے مسلماں جو سب ملکے کوشش

اگر مہتمم کی دل ہوگی خواہش
جو دینگے ذرا اپنی ہمت کو جنبش -

تو یہ ناؤ اُکھڑی ہوئی یہ چلیگی
سلامت سو کشتی کنارے لگیگی

ارے بھائیو اب کمر کو ٹٹولو !
گرہ اپنی ہمت کی لِلّٰہ کھولو -

خدا نے دیئے ہیں کچھ اس سے دو لو
جہاں ڈھک گئی آنکھ جو جا ہو سو لو

تمہارے لئے گو رہی گلستاں ہے
نعیم اور ما وٰے ہے باغِ جناں ہے

تو اے میرے اسلام کیونکر بُرا ہے
بُرا ہوں تو میں ہوں ترا کیا خطا ہے

خدا تجھکو رکھے تو حکمِ خدا ہے
زمانے میں یہ معجزہ بھی ترا ہے

بکارِ وزِم شُو تو خوش مرد راکب ہے[1]
بہار تو صد بود بہ صورتِ راہب

کہاں میں کہاں شاعری اے برادر
مجھے ایسے جلسے میں لایا مقدر

ستایا مجھے جب عجوں نے ملکر
کئے بیٹے تب لٹتے موتی نچھاور

اسی پر تو چکر بھنور کھا رہا ہے
کہ اعظم کہاں سے گہر لا رہا ہے

(بقیہ سفر پر ملاحظہ ہو)

جہاد وید اور آریہ پریس

جہاد وید ایک جدید رسالہ خاکسار کی تصنیف سے حال میں شائع ہوا ہے۔ جو بغرض ریویو آریہ اخبارات کو بھیجا گیا تھا۔ بہت سے اخباروں نے تو سکوت ہی رکھا بعض نے مہر سکوت توڑ دی۔ جس کا شکریہ عرض ہے زیادہ شکریہ کے مستحق وہ آریہ اخبار ہیں جنہوں نے بقول کھسیانی بلی کھمبا نوچے جہاد وید پر غصے میں مصنف کو خوب کوسا۔ اون سے بھی زیادہ شکریہ کا مستوجب وہ اسلامی قادیانی پرچہ (الحق دہلی) ہے جس نے رسالہ پر ریویو خود تو نہ کیا۔ مگر آریوں کا دشنام آمیز ریویو بعینہ نقل کر دیا۔ اسیکو کہتے ہیں ؎

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

آریہ اخبار اس رسالہ سے ایسے کچھ کھسیانے ہوئے ہیں کہ باوجود کہنہ مشق اڈیٹر ہونے کے فرائض ریویو سے بے خبر ہو رہے ہیں۔ نہ قیمت بتلائی نہ محل وصول لکھتے ہیں۔ واقعی رسالہ جہاد وید ویدک پریس پر ایسا اثر نہ کرتا۔ تو غالباً رسالہ اپنے کام میں ناکام رہتا۔

بعض سنجیدہ اخباروں نے مصنف پر ایک معقول سوال بھی کیا ہے۔ اس سوال کا منبع راجپوت گزٹ ہے۔ سوال مذکور اونہی کے الفاظ میں ہم دکھاتے ہیں۔ فاضل اڈیٹر راجپوت گزٹ لکھتے ہیں:-
ہمارے پاس ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب

[1] یہ شعر مقلوب مستوی ہے اگر الٹا پڑھا جاوے تو بھی یہی

القرآن العظیم - قرآن مجید ... آریوں کا مقابلہ ۱/

امرتسری نے ایک کتاب بنام رسالہ جہاد وید بھیجکر اس کے ساتھ ہی ایک چٹھی میں یہ لکھا ہے کہ "رسالہ جہاد وید بغرض ریویو ارسال خدمت ہے تلخ شیریں ریویو کا اختیار ہے مگر بغیر ریویو کئے رسالہ کا رکھ لینا غالباً اصول پریس کے خلاف ہوگا۔"

چونکہ مولوی صاحب نے ہمیں مجبور کیا ہے کہ یہ رسالہ ریویو کئے بغیر رکھنا معیوب ہوگا۔ لہذا صرف اسی وجہ سے نہیں بلکہ مولوی صاحب کی اس نہائیت نازیبا اور خطرناک غلط فہمی کو دور کرنے کے خیال سے بھی ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس رسالہ جہاد وید پر اصلی معنوں میں ریویو کرتے ہوئے مولوی صاحب اور نیز پبلک کو بتلائیں کہ جہاد سے ویدوں کا کچھ تعلق ہو سکتا ہے یا کسی دوسری مذہبی کتاب کا۔

ہم سب سے پہلے پبلک کو یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ جہاد کس کو کہتے ہیں۔ اور یہ لفظ کس زبان کا ہے۔ جہاد لفظ عربی زبان کا ہے۔ اسی کا مترادف لفظ غزوہ ہے عربی لغات نویسوں نے ان ہر دو الفاظ کے ایک ہی معنے بیان کئے ہیں۔ چنانچہ غیاث اللغات ان الفاظ کے یہ معنے بتلاتی ہے:۔

"جنگ مومنین با کفار بجہت اسلام بشرطیکہ رسول علیہ السلام یا امام وقت دراں جنگ ہمراہ باشد"

یعنے جہاد اور غزوہ اس لڑائی کو کہتے ہیں جو مسلمان مذہب اسلام کی غرض سے کافروں کے ساتھ کریں۔ بشرطیکہ اس لڑائی میں رسول علیہ السلام یا ان کا کوئی امام وقت (یعنے جسکو وہ اس وقت اپنا امام بنالیں) ہمراہ ہو۔

ان ہر دو الفاظ کے یہی معنے دیگر کتب لغات مثلاً کریم اللغات۔ کشف اللغات۔ منتخب اور برہان قاطع وغیرہ نے بیان کئے ہیں اور یہ الفاظ قرآن شریف میں بھی ایسے ہی مواقع پر بیان کئے گئے ہیں۔ گویا لفظ جہاد مذہب اسلام میں ایک نہایت خوفناک لفظ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر اہل یورپ اس کی وجہ سے مسلمانان افریقہ وغیرہ کی جانب سے نہایت خوف کا اظہار کرچکے ہیں۔

لیکن آجتک کسی شخص کو یہ ہمت نہ ہوئی تھی کہ جہاد یا غزوہ کو وید مقدس سے ظاہر کرسکے۔ اب مولوی ثناءاللہ صاحب نے بخیال خویش ایک تازہ تحقیقات ظاہر کی ہے۔ لیکن ان کے تمام خیالات غلط اور سرتاپا غلط ہیں۔ یا تو وہ ویدوں کے ان منتروں کے ترجموں کو جن کو انہوں نے پیش کیا ہے سمجھے نہیں اور یا پبلک کو دانستہ مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ بہر حال اب ہم مولوی صاحب کے اس رسالہ پر ریویو کرتے ہیں اور اس کے بعد ان کو بتلائیں گے کہ جس جہاد کو آپ ویدوں میں تلاش کر رہے ہیں وہ دراصل کس جگہ ہے۔

مولوی صاحب اپنے "رسالہ جہاد" میں جہاد کی تقیسم کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"یہ ظاہر ہے کہ مذہبی کتابوں میں جن لڑائیوں کا ذکر ہوگا وہ مذہبی ہونگی۔ اور جن لوگوں کو مذہبی کتابوں میں دشمن کہا گیا ہوگا۔ وہ اس دین یا کتاب کے دشمن ہونگے۔ مثلاً قرآن شریف میں لکھا ہو کہ دشمنوں کو مارو۔ تو ان دشمنوں سے مراد وہی لوگ ہونگے جو دین اسلام کے مخالف اور مسلمانوں کے بحیثیت اسلام دشمن"

ہم مولوی صاحب کے اس بیان کردہ معیار کو تسلیم کرتے ہیں کہ جس طرح قرآن شریف میں اکثر مواقع پر لکھا ہوا ہے کہ "اے مسلمانو اپنے دین کے مخالفوں کو قتل کرو" اگر اسی طرح مولوی صاحب ویدوں میں بھی دکھلا دینگے۔ کہ کسی جگہ یہ ذکر آیا ہو کہ اے آریو یا ہندو! تم اپنے ویدوں کے مخالفوں اور اپنے مذہب کے دشمنوں کو مارو۔ تو ہم صاف الفاظ میں خود ہی اس امر کا اعلان کردینگے کہ ویدوں میں جہاد کی تعلیم ہے۔ اور وہ ہرگز ہرگز تسلیم کرنے کے قابل نہیں ہیں

لیکن افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے آگے چلکر جہاں وید منتروں کے ترجمے پیش کئے ہیں ان میں ایک جگہ بھی ایسی عبارت نہیں بتلائی کہ جس میں آریوں یا ہندوؤں کو مخاطب کیا گیا ہو۔ جس طرح قرآن شریف میں خصوصیت سے مسلمانوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ کہ تم اپنے مذہب کے دشمنوں کو مارو مثلاً قرآن شریف کی سورت انفال میں صاف مذکور ہے کہ:۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ

وغیرہ۔ یعنے اے پیغمبر! مسلمانوں کو شوق دلا قتل کرنیکا۔ اسی طرح سورہ توبہ میں ہے کہ:۔

"اے مسلمانو! جو کافر تمہارے نزدیک ہیں انکے ساتھ قتال کرو" وغیرہ

گویا قرآن شریف میں اسیطرح بہت موقعوں پر صاف الفاظ میں ذکر آیا ہے کہ اے مسلمانو! اپنے دین کے دشمنوں یعنے کافروں کو قتل کرو۔ قرآن شریف کی ان تمام آیات میں مسلمانوں کو یا ان کے پیغمبر کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اسی کا نام جہاد ہے۔ اور یہی معیار جہاد کے معلوم کرنیکا مولوی ثناءاللہ صاحب نے اپنے رسالہ جہاد وید میں مقرر کیا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ لیکن ہم دعوے سے کہتے ہیں بلکہ مولوی صاحب کو زبردست چیلنج دیتے ہیں کہ وہ اسیطرح ویدوں کے منتروں میں آریوں یا ہندوؤں کو مخاطب کیا گیا ثابت کریں۔ مگر انہوں نے اپنے ہی مقرر کردہ معیار کے مطابق ایسا ثبوت ایک جگہ بھی نہیں دیا" (راجپوت گزٹ ۱۰ فروری)

اہلحدیث۔ اس کے قریب قریب راجپوت گزٹ کا چھوٹا بھائی اخبار بھارت جالندھر لکھتا ہے کہ:۔

"ویدوں میں جہاد یہ ایک نہایت انوکھا دعوے ہے اور اس سے پیشتر کسی شخص نے یہ دعوے نہیں کیا۔ چالیس صفحوں کے قریب جو مولوی صاحب نے اس دعوے کی تائید میں سیاہ کئے ہیں۔ انکا سارا انشش یہ ہے کہ ویدوں میں جنگ کا ذکر موجود ہے۔ مذہبی کتابوں میں جن لڑائیوں کا ذکر ہوگا وہ

مذہبی ہونی چاہئیں۔ اور جن لوگوں کو اس کتاب میں دشمن کہا گیا ہوگا۔ وہ اس دین اور کتاب کے دشمن ہونگے۔ اس لئے کہ مذہبی کتاب اپنے جملہ مومنین ومصدقین کو ایک نگاہ سے دیکھتی ہے"

وید انسانی زندگی کے تمام طبقوں کے لئے جیون نیم (RULES OF LIFE) بیان کرتا ہے اس لئے یہ قدرتی تھا۔ کہ اس میں کشاتر دہرم کے اصولوں کا ورنن بھی موجود ہے۔ وید میں یدھ کا ذکر آتا ہے۔ تو محض اسلئے کہ بغیر اس کے کشاتر دہرم کا ورنن غیر مکمل ہوتا۔ وید دوسری مذہبی کتابوں سے بالکل مختلف ہے بشمول ان کتابوں کے اس کے احکام کا مخاطب انسانوں کا کوئی خاص گروہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کی ہدایات تمام منشیہ جاتی کے لئے ہیں۔ وید کہیں پر یہ فرض نہیں کر لیتا کہ ایک خاص منشیہ سموہ اس کا پابند ہے۔ اور باقی سب انسان اس کے برخلاف ہیں۔ اس میں مومنین وغیر مومنین مصدقین وغیر مصدقین کے مابین کوئی تمیز نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ یہ تمام بنی نوع انسان کو ایک نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس میں جنگ کا ذکر محض یدھ کے متعلق نیموں کو بیان کرنے کی غرض سے ہے۔ جس طرح پر کہ اس وقت بھی قانون بین الاقوام کی کتابوں میں کیا جاتا ہے۔ اور جن دشمنوں کی طرف اس میں اشارہ ہے وہ پولیٹیکل دشمن ہیں جن کے ساتھ یدھ کرنا کشتری کا دہرم ہے اگر جہاد وید کا مصنف اس کے برعکس خیال کرتا ہے۔ تو اُسے اپنے دعوے کے ثبوت میں پرمان دینا چاہئے۔ ہمیں تو مصنف مذکور کی تراشیدہ تھیوریوں کا منطق سمجھ میں نہیں آیا۔ اس نے ۵۷ وید منتروں اور ۲۰ منوسمرتی کے شلوکوں کے ترجمہ اور ایک انتباس آر سی۔ دت کی کتاب "قدیم ہندوستان کی تہذیب" میں سے ثابت کرنے کے لئے پیش کئے ہیں۔ کہ وید جہاد کا پرتی پادن کرتا ہے۔ مسٹر دت کے انتباس میں صرف قدیم آریہ ورت کے اصلی باشندوں کی باہمی جنگ وجدال اور آریوں کی ملکی فتوحات کا ذکر ہے۔

ہم مولوی صاحب سے عرض کرتے ہیں۔ کہ لکھنے کے اور بھی بہت سے ڈھنگ ہیں۔ اس لئے اس قسم کی تحریریں شائع کر کے اپنے تئیں سنجیدہ لوگوں کے تمسخر کا نشانہ بنانے سے کیا فائدہ ہے اگر مولوی صاحب حقیقت میں وید میں جہاد ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں لازم ہے کہ وہ ایسے وید منتر پیش کریں۔ جن میں کہ ویدک دہرمیوں کو اس بات کی تلقین کی گئی ہو۔ کہ انہیں وید سے منکر لوگوں کے برخلاف جنگ کر کے انہیں زبردستی وید کا معتقد بنانا چاہئے۔

ہاں اونہیں دکھلانا چاہئے کہ وید والوں کو بھی دہرم پرچار کا ایک سادھن قرار دیتا ہے۔ اگر مولوی صاحب میں اس کا ثبوت دینے کی طاقت ہے تو وہ میدان میں آئیں۔ ہم ان کی خدمت کے لئے تیار ہیں۔ ورنہ فضول خزلیات سے لوگوں کا وقت ضائع کرنا عالموں کا شیوہ نہیں ہے" (بہارت)

اہلحدیث - اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ ایک زوردار چیلنج بھی دیا ہے۔ جو یہ ہے:-

"مولوی ثناء اللہ صاحب کو چیلنج } مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے جو رسالہ جہاد وید لکھکر شائع کیا ہے۔ اس کا مختصر سا ریویو ناظرین اس پرچہ میں مطالعہ کریں گے ہم مولوی صاحب کو بتانا چاہتے ہیں۔ کہ ویدوں میں اعلےٰ حکمرانی کے تمام احکامات موجود ہیں۔ مگر ان میں کسی جگہ بھی کوئی ایسی ہدایت موجود نہیں ہے جو کہ قرآن میں بیان کردہ جہاد کے مطابق ہو۔ اگر مولوی صاحب کے پاس کوئی ایسا ثبوت ہو۔ کہ جس سے وہ ویدوں میں قرآن جیسا ہی جہاد کو جو کہ ان کے خیال شریف میں پاک جہاد ہے ثابت کرسکیں۔ تو صرف ایسا کریں۔ ورنہ اپنی موجودہ تحریر پر جو کہ آپ کی علمیت اور لاثانی قابلیت کا اظہار کر رہی ہے شرمندہ ہوں۔ ہم مولوی صاحب کو بتادیں کہ ویدوں کے مضامین پر بحث کرنا فتوے سازی نہیں ہے کہ جو فتوے چاہا دیدیا۔ اور دو پیسے بٹور لئے خیر ہم آپ کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ جس جہاد کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ وہ خواہ مولوی صاحب کی رائے میں پاک ہی کیوں نہ ہو۔ مگر اس کا ویدوں میں بیان کردہ سلطنت رانی کے اعلےٰ احکامات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور نہ ہی مولوی صاحب اپنی تمام زندگی میں اس بات کو ثابت کر سکتے ہیں۔ (بہارت۔ ۸۔ مارچ ۱۹۱۳ء)

اہلحدیث - ان دونوں اور ان جیسے اور آریہ اخباروں کا سوال ایک ہے۔ کہ یہ دکھاؤ کہ وید کے مومنوں مصدقوں کو منکروں کے مارنے کا حکم ہو۔ پھر ہم مان لینگے۔ کہ ویدوں میں بھی جہاد ہے۔ لیکن یہ نہیں بتلایا کہ اس دیکھنے پر کیا کرینگے۔ کیا جہاد کرینگے۔ یا ویدوں کو بھی مثل قرآن کے ترک کردینگے۔ بہرحال غالباً شق ثانی ہے کہ ایسے منتر دیکھنے پر ویدوں کو بھی ایسے لوگ چھوڑ دینگے۔ مگر ہم اون کو ایسا مشورہ نہیں دے سکتے۔

اول تو یہ عذر کیسا معقول ہے کہ وید میں جملہ انسانوں کی ہدایت ہے۔ خاص کسی قوم کی نہیں۔ کیا عجب منطق ہے۔ مذہبی کتاب ہو اور اوس میں مذہبی احکام ہوں۔ پھر اوس میں مصدقین اور مکذبین میں تمیز نہ ہو تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ؎

اندھیر نگری چوپٹ راجہ
ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا

مگر ہم اس سوال کو معقول سمجھکر اس کا بھی جواب دیتے ہیں آریہ پریس اگر راستی سے معترض ہے تو اوسے چاہئے۔ کہ ہمارے جواب کو نقل کر کے قبول کرے یا جواب دے۔ پس غور سے سنئے۔

رگوید کا ایک منتر یہ ہے:-

"اے دشمنوں کو ڈرانے اور دان کرنے کی عادت والے عالمو! جیسے غصہ بھرا دلاور دشمنوں پر ہتھیار چھوڑتا ہے۔ ویسے ہی تم وید۔ عالم اور ایشور کے مخالف بد اطواروں کے لئے بے اندازہ علم۔ قوت۔ اور پوری طاقت

جمع کر کے اوس دشمن پر ہتھیار چھوڑو

(اتھرو کانڈ اول ۔ سوکت ۲۹ ۔ منتر ۱۱)

اس منتر کی تشریح کی حاجت نہیں صاف لفظوں میں ہدایت ہے کہ ویدوں کے مخالفوں پر ہتھیار اوٹھاؤ۔ یعنے اون کو مارو۔ کس طرح مارو جس طرح غصہ ور بہادر دشمنوں کو مارتا ہے۔ یعنے بیدردی اور بیرحمی سے مارو۔ اس منتر کی شرح ہم ہندوؤں اور آریوں ہی کے الفاظ میں مع حوالہ اوس وقت دکھا دینگے جب ہمارے مخاطب اس مضمون سے انکار کریں گے۔

مہاشہ سجنو! اب میں منتظر ہوں کہ آپ لوگ اپنے چوتھے اصول کو یاد کر کے قبول حق میں کہاں تک جلدی کرتے ہو۔ کیا یہ سچ ہے ؎

راستی موجبِ رضائے خداست

موتمر الانصار کا دوسرا اجلاس میرٹھ میں

اس وقت ہمارے ملک کے مسلمانوں کی علمی کوشش علوم عصریہ اور شرعیہ کے متعلق تین طرح جاری ہے پہلی قسم کی وہ درسگاہیں ہیں۔ جنمیں علوم شرعیہ اپنی اصل زبان میں تکمیل کرائے جاتے ہیں۔ اور علوم عصریہ اگر ہوں تو مقصود بالعرض ہوں گے یعنی اس حد سے تجاوز نہ کیا جاوے جس کی احتیاج علوم شرعیہ کے لئے ضروری ثابت ہو چکی ہو۔ دوسری قسم کی ایسی درسگاہیں جن میں علوم عصریہ مقصود بالذات ہیں اور علوم شرعیہ بقدر ضرورت پڑھائے جاتے ہیں۔ تیسری قسم کی درسگاہوں میں دونوں علوم مقصود بالذات ہیں۔ پہلی قسم کی درسگاہوں کا اصل اصول مدرسہ عالیہ اسلامیہ دیوبند ہے جو اپنی دار التکمیل اور شاخوں سمیت دار العلوم کہلاتا ہے۔

جمعیۃ الانصار اہل علم و صلاح کی وہ جماعت ہے جس نے دار العلوم دیوبند کی تکمیل کے ضمن میں مسلمانوں کی مذہبی ضروریات پورا کرنے کا تہیہ کر لیا ہے جمعیۃ الانصار نے اپنے مقصد کی تحصیل کے ذرائع و وسائل میں مشورہ لینے اور مسلمانوں کے مذہبی معتقدات کی اتفاق سے مذہبی تعلیم کی ترقی کا راستہ معین کرنے کے لئے ایک سالانہ جلسہ قرار دیا ہے جس کی تعریف بالفاظ ذیل کی گئی ہے:۔

"جمعیۃ الانصار کا وہ جلسہ علمیہ (جس میں (الف) قرآن مجید و حدیث شریف کے اسرار و لطائف بیان ہوں۔ (ب) اصلاح عقاید و اخلاق و اعمال کے متعلق علمی مضامین پڑھے جائیں (ج) مسلمانوں کے مذہبی علوم و معارف کی حفاظت و اشاعت کے وسائل پر عموماً اور مدارس و مساجد کی اصلاح و عمارت پر خصوصاً بحث و مشورہ (د) ان تجاویز پر عمل کرنے کا تہیہ کیا جائے) مؤتمر الانصار کے نام سے موسوم ہوگا"

میرٹھ کے معززین کی ایک جماعت نے امسال مؤتمر الانصار کی ضروریات بہم پہنچانے کا ذمہ لیا ہے اور ۱۷۔۱۸۔۱۹۔ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ مطابق ۶۔۷۔۸۔ اپریل ۱۹۱۲ء ایسٹر کی تعطیلوں میں اسکا اجلاس قرار پایا ہے۔

مؤتمر الانصار نہایت خوش قسمت ہے کہ اوسے پہلے سال اگر حضرت مولانا میر احمد حسن صاحب امروہی رحمۃ اللہ کی صدارت کا فخر حاصل ہوا تو دوسرے سال جناب مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہم کی صدارت سے مشرف ہوا جاہتا ہے۔

اس اجلاس میں علاوہ مواعظ حسنہ کے دار العلوم الدار الآخرۃ۔ التجدید فی الاسلام۔ التناسخ۔ نزول المسیح وغیرہ مضامین اور مذہبی تعلیم کی ترقی اور اشاعت اسلام کے متعلق نہایت مفید اور اہم تجاویز پیش ہوں گی۔

بفضلہ تعالےٰ اہل علم کی ضیافت طبع کے لئے قلمی کتابوں کا نادر ذخیرہ بھی جمعیۃ الانصار کے شعبۃ التالیف والاشاعت کے دفتر میں جلسہ گاہ کے متصل موجود رہیگا۔ جس قدر حضرات مذہبی علوم کی ترقی سے دلچسپی رکھنے والے صالحین کی زیارت اور واعظین کے پند و نصائح سننے کے شائق تشریف لانے کا قصد فرماویں۔ نہایت ضروری ہے کہ بہت جلد خواجہ ابو المتین شیخ رشید احمد صاحب تاجر صدر بازار میرٹھ ناظم مجلس استقبالیہ کو اپنے عزم و ارادہ سے مطلع کریں تاکہ قیام و طعام کے انتظام میں سہولت رہے۔ تمام مہمانوں کا استقبال اسٹیشن چھاؤنی میرٹھ پر ہوگا واللہ الموفق

عبید اللہ ناظم جمعیۃ الانصار۔

کشمیری کانفرنس کا تیسرا سالانہ اجلاس

جملہ برادران کشمیری متمین موکدانہ اطلاع

حسب قرارداد جنرل کونسل انجمن کشمیری مسلمانان امرتسر ۲۴ر جنوری ۱۹۱۲ء بذریعہ ایک وفد کے انجمن کشمیری مسلمانان لاہور کی خدمت میں حاضر ہو کر اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ کشمیری کانفرنس کا تیسرا سالانہ اجلاس بمقام امرتسر بتاریخ ۲۸ ماہ اپریل ۱۹۱۲ء (جبکہ ۲۷ر کو بوجہ اخیر ہفتہ تعطیل ہوگی) کو منعقد کیا جائے اسلئے جملہ برادران قومی کی خدمت میں مودبانہ اطلاع دیجاتی ہے کہ جو صاحب کوئی تجویز بھیجنا چاہیں یا کسی رزولیوشن کے پیش کرنے کا عزم رکھتے ہوں وہ براہ مہربانی اپنی اگراض سے ۱۰ر اپریل تک اور ارادہ تشریف آوری سے ۱۵ر اپریل تک مطلع فرما دیں۔ تاکہ استقبال کمیٹی معاملات مجوزہ پر علاوہ غور کرنے کے طعام و قیام کا مناسب انتظام کر سکے۔

جملہ معاملات کے متعلق خط و کتابت بنام آنریری جنرل سکرٹری انجمن کشمیری مسلمانان امرتسر ہو۔

المشتہر فیروز الدین (آنریری مجسٹریٹ)

پریسیڈنٹ انجمن کشمیری مسلمانان امرتسر

معذرت ۔ جن کرم فرماؤں کی ضروری خط و کتابت کی تعمیل نہیں ہو سکی اونہیں اطلاع رہے کہ مولانا ابو الوفا صاحب ۳۱ر مارچ سے اسلام پور ضلع دو سکا بنگال کے جلسہ پر تشریف لے گئے تھے اور ۲۔ اپریل یعنی قریباً دو ہفتہ تک اسی سفر میں رہنے کی وجہ سے انکی ذات سے متعلق خطوط کی تعمیل نہیں ہو سکی۔ ضروری استفتاؤں کے جوابات بھی اسی وجہ سے نہیں بھیجے گئے (نائب)

عریضہ نیاز

بحضور خدام والا سراج الملۃ والدین
جناب امیر المومنین امیر حبیب اللہ خان صاحب
زاد اقبالہ وملکہ

عالی جاہا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم مسلمانان ہندوستان کو سلطنت خداداد افغانستان سے کوئی سیاسی تعلق نہیں بلکہ بحیثیت سیاست ہم مسلمانان بفضلہ تعالیٰ سلطنت برطانیہ میں باامن وامان زندگی بسر کرتے ہیں۔ البتہ برادران افغان اور دیگر ممالک کے مسلمانوں سے ہمکو اسلامی اخوت اور دینی تعلق ضرور ہے سلطنت برطانیہ کی مہربانی ہے کہ ہم اپنے برادران دینی کی خیر خواہی کا دم بھرتے ہیں۔ نیک تجاویز بتلا سکتے ہیں آج جو یہ عریضہ حضور پر نور تک پہنچنے کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس میں بھی گورنمنٹ کی عنایت شامل حال ہے۔

عالیجاہا! یہ امر تاریخی حیثیت سے کھلی صداقت ہے کہ اسلام کے قرون اولیٰ نے خیرہ کن ترقیاں کیں۔ یہ بھی ایک بدیہی بات ہے کہ اسلام اپنی ترقی میں کسی سلطنت کا مرہون احسان نہیں ہوا۔ ہاں یہ کہنا بالکل بجا ہے۔ کہ اسلام نے اپنے بچوں کو گود میں پرورش کر کے دنیا کا بادشاہ بنایا۔ بخلاف عیسوی مذہب کے کہ وہ تین سو سال کے بعد جب سلطنت کی گود میں آیا۔ تو پنپنا شروع ہوا۔ مگر اسلام بجز خدا کے کسی کے احسان کا شرمندہ نہیں ہوا۔

ملت پناہا! آج جاپان کی ترقی دنیا کو حیران کر رہی ہے۔ مگر واقعات پر نظر کرنیوالوں کی نگاہ میں یہ ترقی اس ترقی کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ جو اہل اسلام کے قرون اولیٰ نے کی تھی۔ جاپان ایک مادی ملک ہے۔ اسلام مادی اور روحانی دونوں کا مجموعہ تھا۔ اس لئے جاپان کا کام اسلام کی نسبت نصف ہے۔ اور وقت بہت زیادہ۔ لیکن اسلام کا کام دگنا ہے کیونکہ اسلام نے دنیا کے عقاید کی تصحیح کی۔ اخلاقی درستی کی۔ عادات سنوارے۔ تمدن سنوارا۔ سب کچھ سنوار کر پھر نیم روز کیطرح کمال عروج دکھایا۔ لطف یہ کہ چند دنوں میں سب کچھ کر دکھایا اس کے ظاہری اسباب کیا تھے۔ بس یہ میرے عریضہ کا موضوع ہے۔

ملت پناہا! ظاہری اور باطنی سبب اسکا صرف ایک ہی تھا جسکا نام ہے "قرآن شریف"

قرآن شریف ہی اونچے مدارس ملکیہ کا نصاب تھا قرآن شریف ہی ان کے ملٹری کالجوں کا کورس تھا۔ قرآن شریف ہی اون کے لئے تدبیر منزل تھا۔ قرآن شریف ہی اون کے لئے ضابطہ دیوانی اور فوجداری

تھا جناب **فاروق** اعظم رضی اللہ عنہ و اکرمہ کا قول خدام والا کو یاد ہوگا حسبنا کتاب اللہ -

عالیجاہا! افغانستان کو آج کل کسی ملک سے تشبیہ دے سکتے ہیں تو بعد معافی مانگنے کے عرب اول سے دے سکتے ہیں (باستثناء ایمان) جس حالت میں قرآن شریف نے عرب اول کو دنیا کا استاد پیر اور کامل مرشد بنایا۔ افغانستان بوجہ ایمانداری اوس سے زیادہ کا مستحق ہے۔

غالباً ابھی تک عریضہ کا اصلی مضمون میں نے ظاہر نہیں کیا۔ یہ تو محض تمہید ہے اصل مضمون یہ ہے کہ حضور والا اشاعت قرآن مجید پر پوری توجہ فرماویں۔

افغانستان میں عام قانون رائج ہو کہ کسی لڑکے یا لڑکی کا نکاح نہ ہونے پاوے جب تک کہ وہ مادری زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کا امتحان پاس کرلے۔

ملت پناہا! ہندوستان اور افغانستان کی سلطنت کے اصول بالکل مختلف ہیں ہندوستان میں چونکہ فرقہائے مختلفہ رہتے ہیں۔ اور گورنمنٹ ایک غیر قوم ہے اسلئے گورنمنٹ نے مذہبی انتظام اہل مذہب کے سپرد کرکے اپنے ہاتھ میں صرف دنیاوی انتظام رکھا ہے جو اوس کے حسب حال ہے ہندوستان کی رعایا اس میں خوش ہے اور سلطنت کی مرہون منت ہے کہ اوس نے مذہبی انتظام اہل مذہب کے سپرد کردیا ہے مگر سلطنت خداداد افغانستان حفظہا اللہ مادام الملوان کی یہ صورت نہیں وہاں عموماً ایک ہی قوم ہے۔ ایک ہی مذہب ہے بادشاہ کو جیسا دنیاوی امور کے انتظام کا حق ہے۔ دینی امور بھی بحیثیت امیر دینیہ ہونے کے اوس کے فرائض میں داخل ہیں۔ اس لئے ایسے ملک میں یہ قانون جاری کرنا نہ مشکل ہے نہ رعایا کی برہمی کا موجب ہے ہاں یہ صحیح ہے کہ اتنی جلدی کیسے ہو سکتا ہے جس حال میں برادران افغان سادہ قرآن خوانی سے بھی عموماً محروم ہیں سو گذارش ہے کہ خادم کا مطلب بھی نہیں کہ اسی سال یا اسی مہینے میں ایسا کیا جائے نہیں! بلکہ اس کو مدنظر رکھکر ایسی تمہیدات بٹھائی جاویں۔ کہ آج سے دس بارہ سال تک یہ قانون رائج ہو سکے تو بسا غنیمت ہے

عالیجاہا! خاکسار سلطنت کی مشکلات کے علاوہ اس کے متعلق تعلیمی مشکلات سے بھی بفضلہ تعالے واقف ہے قرآن مجید عربی زبان میں ہے اس کے سمجھنے کے لئے عربی صرف و نحو کی مشکلات اور اوس کی تعلیمات کیلئے بہت عرصہ درکار ہے پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ ہر ایک لڑکا اور لڑکی اسکا متحمل ہو سکے بیشک تعلیمی مشکل ہے مگر یہ مشکل اوسی صورت میں ہے کہ تعلیم کو ہم پرانے نقشہ پر رکھیں۔ لیکن جس صورت میں ہم تعلیم کو بھی آسان طریق پر چلاویں تو

چلا سکتے ہیں۔

عالیجاہا! مَیں سچ کہتا ہوں۔ کہ وکفیٰ باللہ شہیداً۔ اسوقت میرے دل میں اخلاص ایسا موجزن ہے کہ قریب ہے کہ میرے قلم سے نکل جائے کہ حضور اس قانون کو پاس کریں۔ اس کی انجام دہی یا راہنمائی کے لئے خاکسار اپنی خدمات پیش کر سکتا ہے صرف ونحو میں میرا ایک رسالہ ہے۔ جسکا نام ہے "ادب العرب" جسکو پڑھ کر ایک ہوشیار لڑکا دو مہینوں میں اسقدر صرف ونحو جان سکتا ہے۔ جس سے قرآن مجید میں صیغہ اور ترکیب شناسی ہو سکے۔ یہی رسالہ یا اسی نوع کا دوسرا رسالہ فارسی میں ہو سکتا ہے۔ غرض کہ ؎

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

التماس بعز رہمعصر سراج الاخبار

کابل سے امید ہے۔ کہ میری اس مخلصانہ گذارش کو اپنے گرامی قدر جریدہ کی وساطت سے بندگان عالی کے سمع مبارک تک پہونچا کر شریک ثواب ہونگے۔

خادم عتبہ علیا
ابوالوفاء ثناء اللہ اڈیٹر اہلحدیث
امرتسر

دو معترضوں کا جواب

مولانا ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

اہلحدیث مورخہ ۱۵ مارچ صہ ۱۱ میں زیر سرخی "ایک گذارش خاص" ایک تحریر چھپی ہے۔ جس میں سیدی مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی کے مضمون وعظ پر دو بنگالیوں نے چہ میگوئیاں کی ہیں خبیب رضی اللہ عنہ کے قصہ پر اعتراض کیا ہے کہ ان کو سولی دینا اور لاشہ لانے کے لئے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا دو آدمیوں کو بھیجنا اور زمین کا پھٹنا اور لاشہ کا سمانا کہیں نہیں ہے۔ پھر لکھا ہے "آجکل کے علماء اہلحدیث بھی موضوعات کہ جن کا کہیں نام ونشان نہیں مان لیا کرتے ہیں" پھر لکھتا ہے "اپنے کو عامل بالحدیث کہنا زبانی جمع خرچ ہے" بنگالیوں سے ایسے اعتراض تو بعید نہیں ہیں کیونکہ حکمت چین و حجت بنگالہ مثل مشہور ہے۔ مگر جس عنوان سے اس نے لکھا ہے اسپر یہی شعر یاد آتا ہے ؎

بامن از جہل مقابل شدہ تا منفعلی
کہ گرش ہجو کنم میشودش مدح عظیم
او بنگالیا خدا سے ڈرو اور نہیں تو خلق سے شرم

ذکرو کثیر عن الضحاک ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم ارسل المقداد والزبیر فی انزال خبیب من خشبۃ فوصلا الی التنعیم فوجدا حولہ اربعین رجلاً نشاوی فانزلاہ فحملہ الزبیر علی فرسہ وھو رطب لم یتغیر منہ شی فتدربھم المشرکون فلما لحقوھم قذفہ الزبیر فابتلعتہ الارض فسمی بلیع الارض۔ ۱۲

(اصابہ حافظ ابن حجر صہ ۸۶۲)

راقم محمد یحییٰ از مقام رکھیا۔

مناجات باری تعالےٰ

ہر جا پہ چھا رہا ہے عالم میں نور تیرا
ہے ہر گل وچمن میں یارب ظہور تیرا
تو ہے کریم مولا سب پر ہے رحم تیرا
سب قرب وبعد تیرے نزدیک دور تیرا
مجھکو ہے دو جہاں میں امداد تیری کافی
ہے آرزو کہ ہووے قرب وحضور تیرا
ہم عاصیوں کو تیری امید مغفرت ہے
ہر لحظہ آسرا ہے رب غفور تیرا
تیری رضا میں شاہا کیا چیز ہیں ملائک
ہیں جن وانس تیرے وحش وطیور تیرا
مصنوع ہیں یہ تیرے سب کا ہے تو ہی صانع
ہر چیز سے ہو واقف بہتر شعور تیرا
ہے برق معصیت سے نالاں تمہارے در پر
اب چاہتا ہے اسکو لطف وفور تیرا

راقم محمد مجیب الرحمٰن کفاہ المنان حسین پوری۔

تقابل ثلاثہ { توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن شریف کی فضیلت کا ثبوت۔ قیمت مع محصول ڈاک ۳/ منیجر

شادی بیوگان اور نیوگ۔ ایک قابل دید رسالہ ہے قیمت ۱/ منیجر

جلسہ اسلام پور کے بعد کا سفر

جلسہ اسلام پور سے فارغ ہوئے تو بھوریت والوں کا تقاضا ہوا کہ ہمارے ہاں بھی جلسہ ہے۔ تشریف لے چلیے۔

بھوریت ایک بستی ہے اسلام پور سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر۔ اس کا جغرافیہ بالکل سری نگر (کشمیر) کی طرح ہے بیس پچیس میل مربع سطح زمین ہے چاروں طرف خشک پہاڑیوں سے گھری ہوئی ہے۔ اس علاقہ میں کئی ایک قومیں بستی ہیں۔ سنتال لوگ بہت زیادہ ہیں جو ہندوؤں میں ایک اچھوت (نیچ) قوم ہے۔ مسلمان کپڑا بننے والے ہیں جن کو یہاں کے محاورے میں مومن کہتے ہیں۔ مومنوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ ان میں مذہبی خیالات سے دو گروہ ہیں۔ جو لوگ معمولی رسمیات (تعزیہ وغیرہ) کے پابند ہیں اون کو بائیسی کہتے ہیں اور جو لوگ ان رسوم کے پابند نہیں یا دوسرے لفظوں میں اہلحدیث ہیں اون کو **اسلام** کہتے ہیں۔ ان اسلام والوں نے بسرپرستی سردار اسلام پور ایک مدرسہ بھی جاری کر رکھا ہے انہی لوگوں کا جلسہ تھا۔ مگر جلسہ کیا تھا۔ ان لوگوں کے اخلاص قلبی کا اظہار تھا۔ جنگل بیابان ہے مگر انتظام ایسا کہ ہمارے ملک کی مشہور انجمن حمایت اسلام بھی اس کے مقابلہ میں شرمائے۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں سامعین آئے۔ جن کے کھانے کے لئے ہوٹل بنایا تھا۔ ہوٹل کیا تھا۔ بانس اور گھاس کی ٹٹیاں جنگل میں کھڑی کر کے ایک قطعہ زمین گھیر رکھا تھا اوسی کا نام ہوٹل تھا۔ وہاں جماعتوں کو جو وعظ سننے آئے تھے کھانا ملتا تھا۔ اسلام پور سے جب علماء کی سواری چلی ہے تو وہ ایک نقشہ قابل دید تھا۔ گویا ایک فوجی دستہ ہے جس میں حسب مراتب سپاہی اور افسر سوار ہیں۔ علماء کے لئے پالکی سواری تھی جو کہار اٹھا کر لئے جاتے تھے۔ ارد گرد گھوڑ سوار تھے۔ کچھ بیل گاڑیاں بھی تھیں جو اسباب اوٹھائے ہوئے تھیں۔ چونکہ رات کا سفر تھا اس لئے بوجہ نیند نہ آنے کے تکلیف تو بہت ہوئی مگر ان لوگوں کے اخلاص اور محبت کو دیکھ کر سب تکلیفات دور ہو گئیں۔ اللہ رے اللہ دینی محبت بھی کیا ہی عجیب چیز ہے۔ نہ دیدہ نہ شنیدہ مگر محبت اور خلوص کا یہ حال ہے کہ علماء کرام پر مثل پروانوں کے نثار ہوتے ہیں۔ مجھے اس موقع پر انصار مدینہ کی محبت کا اندازہ ہوتا تھا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

خیر جلسہ ہوا۔ جلسہ میں سنتال لوگ (ہندو) بھی بکثرت شریک تھے۔ جلسہ کیا تھا بہت بڑا مجمع تھا۔ مولوی سفیر الدین صاحب مولوی ابراہیم صاحب داناپوری۔ مولوی نور محمد صاحب امرتسری مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی۔ مولوی ابو المعالی محمد علی صاحب۔ دیگر علماء اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ خاکسار اس سفر میں اپنا مقصد زندگی نہیں بھولا کہ مسلمانوں کو کذب سے توبہ کرا کر باقاعدہ انجمن صادقین میں داخل کیا جائے۔ چنانچہ جلسہ اسلام پور میں ہزارہا لوگوں سے وعدے لئے کہ ہم کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے اور اس جلسہ میں بھی ترک کذب پر پختہ وعدہ لیا۔

اس جگہ سے قریبا ۲۵ میل ایک بستی ادیت پور ہے۔ جہاں ایک صاحب مولوی لعل محمد ہیں اونہوں نے ایک چھوٹا سا مدرسہ جاری کر رکھا ہے۔ انہوں نے بھی علماء کرام کو جلسہ کی دعوت دے رکھی تھی چنانچہ ہم تین اصحاب (مولوی نور محمد۔ مولوی ابو القاسم اور خاکسار) کچھ بذریعہ پالکی اور کچھ بذریعہ ریل اور کچھ بذریعہ بیل گاڑی بستی مذکور میں پہنچے۔ یہ جلسہ بھی اپنی حیثیت کے مطابق اچھا تھا۔ اس جلسہ میں اور بنگالی علماء بھی شریک تھے۔ سب نے حسب مراتب تقریریں کیں۔ خاکسار نے یہاں بھی مسلمانوں کی اخلاقی حالت کا نقشہ بتلا کر ترک کذب پر وعدے لئے۔ خدا ان لوگوں کی مدد کرے۔ مولوی لعل محمد صاحب ایک پر جوش اور ان تھک آدمی ہیں بڑے متواضع مہمان نواز۔ خدا ان کے نیک ارادوں میں برکت بخشے۔ بقول ذوق ہر کجا کہ رسیدیم آسمان پیداست۔ جہاں گئے مسلمانوں میں کچھ نہ کچھ شکر رنجی پائی بحمد اللہ جہاں تک قدرت تھی مصالحت کرائی گئی۔ خدا کرے ہماری امرتسری مصالحت کی طرح نہ ہو۔ بلکہ پائیدار مصالحت ہو۔ امرتسری مصالحت کے ذکر پر ناظرین چونکے ہونگے کہ یہ کیا قصہ ہے۔ میں اس قصہ کو طویل بیان کر کے اپنا اور ناظرین اہلحدیث کا دل دکھانا نہیں چاہتا۔ بلکہ مختصر مگر صاف لفظوں میں عرض کرتا ہوں کہ ہمارے ملک میں ایک نئی تثلیث قائم ہوئی ہے جو عیسائیوں کی تثلیث سے زیادہ مضبوط ہے وہ کسی طرح نہیں چاہتے کہ کسی قومی کام میں ملکر کام کریں۔ بقول ڈپٹی محمد شریف صاحب امرتسری جبتک کوئی شخص یہ نہ مانے کہ لا الہ الا اللہ عبد الجبار امام اللہ۔ اوس سے ملنا جائز نہیں۔ اس کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ اس دفعہ بھی ۲۔۳ مارچ کو انجمن اہلحدیث امرتسر کا سالانہ جلسہ ہوا جس میں مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی اور مولانا حافظ عبد المنان صاحب وزیرآبادی وغیرہ بھی شریک تھے۔ ان حضرات مخالفین سے اور تو کوئی مدد نہ ہو سکی جھٹ سے ایک ہاتھی کے کان جتنا مخالفت کا اشتہار دیدیا حالانکہ ابھی کل کا ذکر ہے کہ فروری ۱۹۱۱ء میں مصالحت ہوئی جس کا اخریہ ہوا تھا

کر حافظ عنایت اللہ صاحب مختار کے ہاں سب نے ملکر دعوت کھائی۔ اوس سے بعد خدا جانے کیا امر پیدا ہوا کہ جسے سے مصالحت توڑ دی گئی یہی حال مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری کا ہے۔ اور یہی کیفیت ہمارے آنریبل مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کی ہے جن کو انہی وجوہات اور کیفیات کی وجہ سے لاٹ مولوی کہا جاتا ہے۔ انا للہ۔ میں حیران ہوں کہ یہ حضرات کبتک غیروں کو تماشہ دکھائیں گے۔ میں آج سے پیشتر بذریعہ اشتہار اور آج بذریعہ اخباران کی اور ان کے دوستوں اور مخلصوں کی خدمت میں نہایت منت سے درخواست کرتا ہوں کہ حضرات قوم کے حال پر رحم فرما ئیے اور اس آئے دن کی تنازع کو ترک کریں۔ اگر ان کو واقعی کچھ مذہبی رنجش ہے تو اس کا آسان طریق یہ ہے کہ کسی صاحب کو منصف مقرر کریں جو فیصلہ کرے کہ بعد مصالحت مذکورہ کسنے مصالحت کو توڑا۔ کس نے عہد شکنی کی۔ جس کی طرف سے عہد شکنی ثابت ہو تمام اخراجات منصف اوسی کے ذمہ ہوں۔ ایک صاحب کو منصف کریں یا کئی ایک کو۔ مجھے اس میں اعتراض نہیں مگر منصف ہو تو مسلم الطرفین ہو۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ ان جلسوں سے فارغ ہوکر ۳۰ مارچ کو ڈیرہ دون پہونچا۔ جہاں مدرسہ تجوید القرآن کا جلسہ تھا۔ ڈیرہ دون میں مدرسہ تجوید القرآن کا سالانہ جلسہ ۳۰۔۳۱ مارچ کو معمولی رونق سے ہوا۔ فقط۔

طرابلس الغرب میں عظیم الشان اسلامی فتوحات

(خاص اہلحدیث کیلئے ضمیمہ المؤید مورخہ ۱۳ اور ۱۷ مارچ سے ترجمہ کیا گیا)

(۱) المؤید کو میدان جنگ سے بذریعہ تار خبر پہنچی ہے کہ ۱۱ مارچ دوشنبہ کے روز طبروق میں ادہم پاشا کی ماتحتی میں عظیم الشان معرکہ ہوا۔ جس میں دو ہزار اطالی مقتول ہوئے اور دو ہزار مجروح ہوئے۔ اس کے مقابلہ پر مسلمان ۱۰ شہید اور ۲۵ مجروح ہوئے۔ مسلمانوں نے بیشمار غنیمت اس معرکہ میں حاصل کی۔

(۲) المؤید کے نام خاص تار اوس کے نامہ نگار مجود نے درنہ سے حسب ذیل ارسال کیا۔ کہ ۲۵ فروری کو انور بک کی ماتحتی میں درنہ میں جنگ ہوئی جس میں اطالیوں کی بارہ سو مقتول و مجروح ہوئے۔ مسلمانوں کو بہت سا مال غنیمت ملا جس میں بہت سی بندوقیں۔ چھ نال کے تمنچے۔ گولوں کے صندوق۔ کارتوس۔ آلات استحکامات۔ دوربینیں جنگی کاغذات۔ دستخطیات شامل تھیں۔ اس معرکہ کا عجیب واقعہ یہ ہے کہ ایک پندرہ سالہ عرب نہتا میدان جنگ میں آداخل ہوا۔ اور اوس نے ایک مقتول اطالی کی بندوق سے چار اطالین کپتانوں کو قتل کیا۔ اور اُن کے اسباب لے لئے۔ ہمارا نقصان بیس شہید اور ساٹھ مجروحین تک ہوا۔ جن میں سے دو عورتیں تھیں۔ ایک اپنے بیمار بیٹے کے عوض میں جنگ کرتی تھی۔ ایک بلند آواز سے شجاعت کے گیت گاتی تھی اور مجاہدوں کے لئے پانی مہیا کرتی تھی۔ یہ لڑائی گیارہ گھنٹے تک ہوتی رہی

(۳) قبق سے ۱۷ مارچ کو المؤید کے نام خاص تار آیا کہ:- ۶ مارچ کو درنہ میں اطالیوں نے ۸ جنگی پلٹنوں سے ناگہان عثمانی نگہبان آدمیوں پر حملہ کر دیا۔ لڑائی فجر سے شروع ہوگئی اور یہ خبر انور بک کو پہنچی تو انہوں نے المانی کپتانوں کو ساتھ لیکر حملہ کر دیا۔ اور بڑے زور سے لڑائی غروب آفتاب سے ایک گھنٹہ بعد تک ہوتی رہی۔ یعنی چودہ گھنٹہ تک جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں موتوں کے بازار میں جانیں بڑی ارزاں فروخت ہو رہی تھیں اور اطالیوں کی ہزیمت سے نتیجہ ظاہر ہوگیا۔ جو آٹھ سو مقتول چھوڑکر بھاگے۔ اور عثمانی لشکر نے تین سو بندوقیں اور بہت سے ذخائر اور گولوں سے بھرے ہوئے چند صندوق اور بہت سے قیدی جن میں ایک بڑا کپتان تھا غنیمت میں حاصل کئے۔ پچاس عرب شہید اور ایک سو مجروح ہوئے۔ شہدا میں ایک گولہ انداز توپچی توپ چلانے میں بڑا ہوشیار تھا۔ جسے انور بک نے اسکی وفات کے بعد بوسہ دیا۔ پھر اُس کی جگہ ایک انگریزی کپتان مسٹر محمد عثمان نامی توپ چلانے پر کھڑا ہوا۔ اور اس معرکہ کے بعد شیخ سنوسی نے قبیلہ براعصہ کے تین ہزار آدمی بھیجے۔

(۴) تازہ تار سے ۸ مارچ دوشنبہ کو طبروق کی جانب سے توپوں کی آوازیں صبح سے شام تک آتی رہیں۔ اور عثمانیوں اور ایطالیوں کے درمیان ایک شدید معرکہ لڑائی ہوا۔ آخرکار بڑی خونریز شکست دینے کے بعد اطالوی اپنے لشکر کی طرف بھاگ گئے اور سینکڑوں مقتول میدان میں اور مجروح اس سے بھی زیادہ چھوڑکر بھاگے۔ ان مجروحین سے کئی ایک راستہ میں مر گئے۔ بیس عرب شہید اور تیس مجروح ہوئے ہم نے بہت سے ذخائر اور ہتھیار غنیمت میں حاصل کئے۔ اور پچاس بندوقیں عثمانیوں نے اور چند قیدی حاصل کئے۔

امرتسر میں اروڑبنس کانفرنس

امرتسر میں ۳۰۔۳۱ مارچ کو اروڑبنس کانفرنس کا جلسہ ہوا۔ اسلامی اخبارات کے اڈیٹروں کو شمولیت کا موقع نہیں دیا گیا لیکن افواہاً سنا ہے کہ شادی بیوگان کی تحریک ہوئی۔ آخر بڑی سخت مخالفت ہوئی اور یہ تجویز پاس نہ ہوسکی۔ آریہ سماج امرتسر بھی ابھی تک یہ لیکچر دے رہی ہے لیکن در اصل سوامی دیانند جی شادی بیوگان کے مخالف ہیں۔ مفصل کیلئے دیکھو ہمارا رسالہ شادی بیوگان اور نیوگ۔ قیمت ۱؍

مولوی حافظ حاجی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی

۱۰۔ اپریل کو بارادہ سفر حج نفلی رنگون احباب کے ساتھ جانے والے ہیں۔ خدا کرے مولوی صاحب کا یہ سفر ملتوی ہو جائے۔ کیونکہ ہندوستان میں رہکر آپ کی اسلامی خدمات کا اجر حج نفلی کی نسبت بہت بڑا ہے۔ اہلحدیث کانفرنس کی بہت سی ضرورتیں آپ سے وابستہ ہیں آپکے احباب اور بوڑھے والدین کو آپ کی جدائی شاق گذرے گی۔

اگر مولوی صاحب کا یہ سفر ملتوی نہ ہوسکے تو ہماری طرف سے دعا ہے کہ ؎

بسفر رفتنت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں آمد محمد ادریس خان صاحب لودی سکرٹری انجمن اہلحدیث وکیتجانج لودیہ بدایون) کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو آپنے اس خوشی میں غریب فنڈ اخبار اہلحدیث و مفلس فنڈ اخبار مسلمان کے لئے مبلغ صمہ بھیجے جن میں سے غریب فنڈ کے لئے) عجر (لئے گئے باقی عاہر مفلس فنڈ میں جمع کئے گئے)

مولوی محمد داؤد صاحب مولوی فاضل مختار قصور ۸ر عبدالغفور طالب علم مسجد حاجی علی جان صاحب دہلی (سائل ٹ) عہر

امیرالدین محمد ابراہیم مدرسہ محصلہ ضلع کلاہ (سائل ۲ے) عاہ۔ حافظ شہاب الدین طالب علم پنجابی مدرسہ دارالعلوم شہر سہارن پور (سائل ۳) عہ ۸ر بقایا سابقہ للعہ جملہ عہ۱۳ تینوں سائلوں کے نام تین اخبار سال بھر کے لئے جاری کئے گئے اور مبلغ سے تینوں اخبارات کی قیمت وضع کی تو للعہ ۹ر باقی بچے

جنگ اٹلی و ٹرکی

شیران عرب میدان جنگ کی تار برقی کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ ۳ر مارچ کی صبح کو عربوں اور ترکوں نے ان ٹیلوں میں جو درنہ کے قلعوں کے آس پاس ہیں گھس کر اطالیوں کا محاصرہ کرنا چاہا۔ مگر اطالیوں کی امداد آپہونچی اور وہ اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہوسکے امداد کے پہونچتے ہی عرب اور ترک واپس ہوگئے۔ مگر امداد پہونچنے سے پیشتر مجاہدین ۱۵۰۔ اطالیوں کی جانیں لے چکے تھے (اللواء)

اطالین سپہ سالار کی موت ۴ر مارچ کے میدان جنگ سے پایا جاتا ہے کہ اطالین سپہ سالار اعظم بنام "ادبری" یکایک فوت ہوگیا ہے (اللواء)

دولت علیہ آستانہ کے تار برقی کے ذریعہ اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ دولت علیہ نے مجلس وزرا کے منعقد ہونے کے بعد سرکاری طور پر اخبارات کو اطلاع دی ہے کہ وہ آئندہ دول عظمے میں سے کسی دولت کی ایسی وساطت کو ہرگز قبول نہ کرے گی جس سے طرابلس الغرب میں اٹلی کے حقوق کا اعتراف پایا جاتا ہے۔ حکومت عثمانیہ جیسی زبردست سلطنت سے امید تھی کہ وہ فرد ایسا کرے گی۔ (اللواء)

اطالیوں کو شکست ۲۰ر فروری کو میدان جنگ سے آستانہ میں جو تار موصول ہوا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ محافظ اور آہنی پیادہ پلٹنوں میں سے پچاس سپاہی چالیس کیلو میٹر کی مسافت پر دشمن کے مورچہ کے قریب گھات لگاکر بیٹھ گئے۔ موقعہ پاکر اطالین سپاہ کے دس سپاہیوں اور اس سپلہ کے افسر کو قتل کر ڈالا۔ دشمن کی پچھلی پیادہ پلٹنوں کے بہت سے آدمی تہ تیغ کر ڈالے۔ ہماری سپاہ کا کوئی قابل ذکر نقصان نہیں ہوا۔ (المؤید)

شام شام کے صوبجات کے خطوط اور تاروں سے پتہ چلتا ہے کہ بیروت لبنان اور دمشق میں اب امن قائم ہوگیا ہے اور یہ کہ حازم بک گورنر بیروت نے اس معاملہ میں نہایت ہوشیاری اور بیدار مغزی سے کام لیا ہے۔ ایسے ہی دمشق میں ناظم پاشا اور لبنانی لشکر کے سپہ سالار آنریبل علم بک نے بھی اعلے درجہ کی اولوالعزمی اور عالی ظرفی دکھائی۔ ہم ان رجال حکومت کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے ولایات شام میں امن قائم کرنے میں سرگرمی دکھائی ہے۔ (المؤید)

حملہ بیروت کی خبریں پیرس کی پچھلی ڈاک سے اطلاع ملی ہے کہ فرانس کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے فرانس کے سفیر مقیم روما کو لکھا ہے کہ وہ حملہ بیروت کے بارہ میں حکومت اٹلی سے گفت و شنید کرے کہ کس بنا پر بیروت پر گولہ باری کیگئی

بیروت سے اطلاع ملی ہے کہ اس حادثہ میں جو مسلمان شہید ہوئے ہیں ان کے جنازہ میں خلقت کا وہ ہجوم تھا۔ جس کی نظیر پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ گولہ باری کے وقت بیروت کے باشندوں نے میگزین سے جو ہتھیار لئے تھے۔ وہ واپس کر دیئے گئے ہیں۔ مقتول باشندوں اور بحری سپاہیوں کی تعداد ۹۵ نفوس تک ثابت ہوئی ہے زخمیوں کی صحیح تعداد تو معلوم نہیں مگر سو سے اوپر ہے۔

ایک یورپین اخبار مظہر ہے کہ بیروت پر گولہ باری کرنے کے وقت جو شہر کے مقامات میں گولے گرے ہیں۔ ان کی تعداد بارہ تک ہے یہ بہت بڑے گولے تھے۔ چند شفا خانوں کا بھی ان سے نقصان ہوا۔ (اللواء)

مصالحت حال میں فرانسیسی تار کمپنی نے اس مضمون کا تار شائع کیا ہے کہ حکومت فرانس دول یورپ کی ان تحریکات میں حصہ لینے پر تیار ہے جو وہ دو جنگجو سلطنتوں کو نقطہ مصالحت پر لانے میں عمل میں لا رہی ہے گی۔ (المؤید)

بیروت کی خبریں باشندگان بیروت نے فوجی محکمہ کو جو بندوقیں واپس کی ہیں ان کی تعداد سات سو تک ہے۔

اطالیوں نے بیروت پر گولہ باری کرتے ہوئے جو عثمانی بنک کی عمارت پر تین گولے پھینکے ہیں جس سے اس کا کچھ حصہ گر بھی گیا ہے۔ اس کے خلاف عنقریب بنک موصوف کا مالک مقدمہ دائر کریگا۔ یہ تینوں گولے محفوظ پڑے ہیں۔ ان سے جو نقصان ہوا ہے اسکا اندازہ لگانے کے لئے ایک انجینیر بلایا گیا ہے۔

یانیہ کے گورنر نے بیروت کے اخبار بنام "اتحاد عثمانی" کو تار روانہ کیا ہے۔ جس میں بیروت پر اطالیوں کی گولہ باری کرنے کے بارہ میں افسوس کا اظہار کرتے ہوئے باشندگان بیروت سے ہمدردی ظاہر کی گئی ہے۔

وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے گورنر بیروت کو اس مضمون کا تار روانہ کیا ہے کہ اطالیوں کی بیروت پر گولہ باری کے موقعہ پر جو اس نے عالی حوصلگی اور بیدار مغزی سے کام لیا ہے۔ حکومت عثمانیہ اس پر شکریہ ادا کرتی ہے۔ (اللواء)

حکومت فرانس روما کا ایک تار مظہر ہے کہ حکومت فرانس نے اپنے سفیر مقیم روما کے نام حکم بھیجا ہے کہ وہ حکومت اٹلی سے حادثہ بیروت کے وجوہات دریافت کرے اور نیز شام میں جو فرانس کے مصالح ہیں ان کی طرف ان کی توجہ مبذول کرے۔ (المؤید)

جنازہ غائب میرے بہنوئی مولوی شاکر صاحب نے عظیم آباد میں انتقال کیا۔ انا للہ۔ ناظرین جنازہ غائب پڑھیں۔ خریدار ۲۴۴۷

جنازہ غائب ۱۰ محرم [illegible] عبدالرزاق صاحب ساکن [illegible] ضلع [illegible] صاحب [illegible]

رپورٹ واعظان اہل حدیث کانفرنس

مولوی اسمٰعیل صاحب

۱۹ / صفر یوم جمعہ مطابق ۹ / فروری کو مقام پرپیا میں وعظ ہوا اور ۲۰ / صفر کو یوم شنبہ کو مقام بجھرولی گیا وہاں پر صرف تین شخصوں کو نمازی پایا۔ محمد حسن کے مکان پر وعظ ہوا۔ قریب پچیس ۲۵ آدمی کے جمع ہوئے اور چند عورتیں۔ اور ۲۱ / صفر کو مکان سے روانہ ہوا۔ ۲۲ / صفر کو مقام ڈروہ پہونچا۔ وعظ ہوا قریب بارہ آدمی کے وعظ میں شریک ہوئے اور لوگ مرد عورتیں محرم کے چالیسواں کرنے میں شریک تھے اور ۲۳ / صفر کو وہاں سے مقام بابوگنج گیا وہاں پندرہ سولہ اہلحدیث اور باقی سب حنفی المذہب۔ ۲۳ / صفر کو بر مکان ڈاکٹر نعمت اللہ صاحب وعظ ہوا قریب تیس آدمی کے شریک ہوئے اور ۲۴ / صفر کو پھر وہیں وعظ ہوا اور ۲۵ / صفر کو بابوگنج سے مقام جٹھوارہ گیا شب کو منشی علی محمد صاحب کے مکان پر وعظ ہوا۔ چھ سات مرد او کچھ عورتیں تھیں یہ لوگ بھی اچھے خیال کے ہیں اور ۲۶ / صفر کو وہاں سے چلکر پھر بابوگنج واپس آیا جمعہ پڑھنے کے لئے جمعہ میں قریب چار سو آدمی کے تھے بعد نماز جمعہ وعظ ہوا بہت سے لوگ بعد نماز کے اپنے کام کرنے کے لئے چلے گئے قریب پچاس آدمی کے باقی رہے کرایہ سفر اسٹیشن بھدری سے رگھیا تک ۱ / اور مقام کنڈہ سے ڈروہ تک کرایہ اونٹ گاڑی ۴ / اور ڈروہ سے بابوگنج کرایہ یکہ ۴ / اور واپسی کرایہ یکہ ۴ / اور واپسی کرایہ اونٹ گاڑی ۳ / ۳ پائی میزان کل [illegible] ۲۸ / صفر کو دوبارہ مقام بجھرولی جانا پڑا۔ ۲۹ / صفر کو پرپیا واپس آیا۔ اور ۲ / ربیع الاول یوم چہارشنبہ کو مقام بہادرپور گیا خدا بخش کے مکان پر وعظ ہوا۔ ۳ / ربیع الاول موضع بہمہ گیا نعمت خان کے مکان پر وعظ ہوا۔ ۴ / ربیع الاول کو بہمہ سے پرپیا الٰہ آباد واپس آیا جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے۔ اور جامع مسجد میں وعظ ہوا۔ ۵ / ربیع الاول کو مقام خانجہانپور ضلع الٰہ آباد گیا بر مکان نبی الدین صاحب وعظ ہوا۔ ۶ / ربیع الاول کو پورہ محمد حسین گیا جلال الدین کے مکان پر وعظ ہوا۔ ۸ / ربیع الاول کو مقام کرڈہ گیا فقیر بخش کے مکان پر وعظ ہوا۔

۱۰ / ربیع الاول کو باصرار محمد شفیع صاحب دوبارہ مقام خانجہانپور جانا پڑا اور محمد شفیع کے مکان پر وعظ ہوا ۱۲ / ربیع الاول دورہ ضلع الٰہ آباد۔ ۱۲ / ربیع الاول یوم شنبہ کو مقام برونڈہا مکان محمد باقر صاحب وعظ ہوا۔ ۱۳ / ربیع الاول یوم یکشنبہ کو ضلع الٰہ آباد مقام عالم چند پہونچا۔ شب کو کچھ نصیحت کیا۔ ۱۴ / ربیع الاول کو وہاں سے مقام کھرا گیا ناظم حسن صاحب کے مکان پر وعظ ہوا ۱۵ / تاریخ کو لہرا سے کوٹلہا گیا وہاں پر صرف ایک اہلحدیث ہیں۔ کوٹلہا سے مقام ہٹوہ چلا گیا ۱۶ / ربیع الاول شب کو عبدالقیوم کے مکان پر وعظ ہوا۔ پھر مئو آیمہ چلا گیا اور ۱۸ / تاریخ یوم جمعہ کو وعظ ہوا۔ اور حافظ عبدالشکور صاحب نے عہ / چندہ کانفرنس میں دیا۔ اور پرپیا از راکن(?) پور میں شیخ محمد یعقوب صاحب نے ۸ / چندہ دیا اور کریم خان صاحب نے عہ / چندہ دیا اور ڈاکٹر نعمت اللہ صاحب نے مقام بابوگنج سے عہ / چندہ دیا۔ میزان کل [illegible] / خرچ و کرایہ سفر ۱۳ / ربیع الاول کو کرایہ کشتی و یکہ ۳ / ۶ پائی از الٰہ آباد تا مئو آیمہ کرایہ ریل گاڑی ۴ / ۶ پائی۔ میزان کل عہ / ۶ پائی۔

۱۹ / ربیع الاول یوم شنبہ کو مئو آیمہ سے روانہ ہوکر لالگوپال گنج آیا۔ اور ۲۲ تاریخ کو مکان پہونچا۔ ۲۵ / کو مقام پرپیا میں جامع مسجد میں وعظ ہوا۔ اور ۲۶ تاریخ کو مقام مہیوا گیا۔ بر مکان وزیر خان وعظ ہوا۔ اور بموجب حکم سید عبدالسلام صاحب کہ اپنے علاقہ میں دورہ کرو اس وجہ سے دوسری جگہ دور نہیں گیا۔

مولوی عبدالحکیم صاحب

۱ / مارچ ۱۹۱۳ء تا ۱۱ مارچ ۱۹۱۳ء بوجہ تعطیلات اہوار(?) قصبہ جھبیرہ ضلع بلند شہر قیام رہا بعد ازیں ۱۲ مارچ کو جگلہ کانپور کو روانہ ہوگیا۔

۱۲ / مارچ تا ۱۵ / مارچ ۱۹۱۳ء جگلہ کانپور قیام رہا اور ابراہیم خان نمبردار کے مکان پر عورتیں جمع کراکر وعظ سنایا

عبدالحکیم واعظ کانفرنس اہلحدیث

مولوی نور محمد صاحب

کمترین آپ صاحبوں سے رخصت ہوکر ۲ / مارچ ۱۹۱۳ء کو شہر پٹیالہ پہونچا حاجی ابراہیم صاحب کے مکان پر قیام رکھا ۴ / مارچ تک اسی جگہ رہا یہاں پر قرآن و حدیث کا وعظ کرتا رہا۔ یہاں سے ۴ / مارچ شام کو رخصت ہوکر سرہند بستی سے ہوتا ہوا۔ ۵ / مارچ کو موضع منیلا پہونچا یہاں پر شام کو وعظ و نصیحت کی گئی۔ ۷ / مارچ کو رخصت ہوکر موضع جیڈیالہ علاقہ ریاست پٹیالہ پہنچا دیہ مذکور میں تمام مسلمان آباد ہیں مگر افسوس کہ نمازی صرف دو شخص ہیں۔ یہاں پر مناسب جانکر دو روز قیام رکھا گیا لوگوں کو وعظ و نصیحت کیگئی نماز کی طرف زیادہ توجہ دلائی گئی الحمد للہ کہ جسکا اثر ہوا۔ چنانچہ دو سے دس تک نمازیوں کی تعداد اب ہوگئی آیندہ خدا کے اختیار میں ہے۔

۹ / مارچ ۱۹۱۳ء کو موضع جیڈیالہ سے رخصت ہوکر موضع بستی گوجراں ڈاکخانہ کہمانوں علاقہ ریاست پٹیالہ پہونچا۔ یہاں پر لوگوں کو وعظ و نصیحت کی گئی اعتقاد اکثر لوگوں کا اچھا ہے مگر نماز میں بہت سست بلکہ تمام گاؤں میں جس کی آبادی تخمیناً پانچ سو کی ہے اس میں چار سو کے قریب مسلمان لوگ ہیں کل نمازی دس ہیں نماز کی طرف بہت ترغیب دیگئی بے نمازوں کے لئے جو وعید ہیں سنائے گئے سر دست کئی شخص نماز پڑھنے لگ گئے دو یوم اسی جگہ قیام رہا ایک روز بیہ(?) بھی وعظ ہوا۔ ۹ و ۱۰ / مارچ تک اسی جگہ رہا یہاں سے گیارہ مارچ کو رخصت ہوکر موضع سلیمان شکوہ ڈاکخانہ بیلہ علاقہ روپڑ پہونچا۔ افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ اہل اسلام کی دینی حالت بہت نازک قابل رحم ہے موضع مذکور میں کل پانچ نمازی ہیں۔ نماز کی بہت ہدایت کی گئی۔ اس گاؤں میں مسجد نہیں ہے مسجد بنانے کے لئے بھی ترغیب دیگئی مردمان دیہہ نے مسجد بنانے کے لئے اقرار کیا۔ ۱۲ / مارچ ۱۹۱۳ء کو یہاں سے رخصت ہوکر موضع ہیڈوں عقیل سمرالہ پہونچا۔ ان کو نماز کے لئے بہت سمجھایا گیا عقاید کی درستی پر بھی مناسب سمجھکر بہت زور دیا گیا۔ ۱۳ / مارچ ۱۹۱۳ء کو یہاں سے رخصت ہوکر موضع کوٹلہ علاقہ موزندہ(?) پہونچا اس گاؤں میں قوم گوجر مسلمان آباد ہیں مسجد بھی ہے مگر نماز کے پابند صرف تین شخص ہیں۔ یہ لوگ وعظ سننے کے بھی شائق نہیں وعظ میں بہت تھوڑے لوگ شامل ہوئے رب العالمین ہدایت کرے۔

تازہ شہادات

جناب مولانا ابو سلیم محمد عبدالرحیم صاحب جلیوی مصنف [illegible] تحریر فرماتے ہیں بجناب من السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مجھے ایک چھٹانک مومیائی جو بتوسط مولانا الکرم ابو الوفا ثناء اللہ صاحب محدث فاضل امرتسری منگائی تھی استعمال کی تھی۔ دماغ کو طاقت بخشتی [illegible] میرے احباب مولوی فیض [illegible] پرسنل اسسٹنٹ۔ حکیم سید کریم اللطیف [illegible] گورنمنٹ پنشنر اور منشی حبیب الرحمن صاحب پوسٹ ماسٹر کے نام ایک ایک چھٹانک [illegible] جناب حکیم شیخ حمید صاحب [illegible] السلام علیکم ورحمۃ اللہ ایک بچہ تھا شیخ اسمٰعیل دمہ کھانسی سے بہت حیران تھا۔ غریب زندگی سے تنگ آگیا تھا۔ دمہ و کھانسی کی شدت سے [illegible]

مومیائی

خون پیدا کرتی ہے۔ اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو۔ انکے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکسان مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتا ہے۔ دماغ کو طاقت اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ چوٹ لگجائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے۔ جماع کے بعد استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ/ [illegible] محصولڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علاوہ۔

مومیائی [illegible] اس پتہ سے منگایا کریں

پروپرائٹری میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

تازہ شہادات

جناب حافظ محمد یوسف صاحب [illegible] لکھتے ہیں گذشتہ ۱۰ مارچ آپکو [illegible] مومیائی منگائی تھی واقعی اس نے ایسا رنگ دکھلایا کہ قابل [illegible] نہیں اس لئے آپکو دوبارہ تکلیف دیتا ہوں [illegible] دیکھتے ہی [illegible] مشکور فرماویں۔ ۱۵ مارچ ۱۹۱۲ء

جناب جلال الدین صاحب [illegible] لکھتے ہیں: جناب حکیم صاحب! [illegible] مومیائی منگوایا تھا۔ ایک چھٹانک [illegible] کو اور ایک چھٹانک [illegible] نفع بہت مفید ہو [illegible] ارسال فرماویں۔ ۲۰ مارچ

مومیائی کے مفید ہونے کا اس سے بڑھکر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے۔ کہ [illegible] صحیفہ [illegible] اہلحدیث و [illegible] کی تو تازہ شہادات درج کر رہے ہیں۔ [illegible]

قابل دید کتابیں

مندرجہ ذیل چار تاریخیں ایک مصری فاضل کی عربی کتاب حقائق الاخبار عن دول البحار سے اردو میں ترجمہ ہو کر چھپی ہے۔

تاریخ عرب

ملک عرب کی مکمل تاریخ جس میں قبل از اسلام زمانہ جاہلیت سے لیکر خیر القرون خلافت راشدہ خلافت بنی امیہ۔ خلافت عباسیہ اور اندلس کی آخری اسلامی اور ترکی شان و شوکت سلطنت کی حسرت نصیب خاتمہ تک کے حالات مکمل درج ہیں۔ صفحات ۲۲۴ قیمت [illegible]

تاریخ مراکش

افریقہ کی نہایت قدیم اور زبردست اسلامی سلطنت المراکش (مغرب الاقصیٰ) کی مفصل تاریخ۔ مراکو کے قدیم باشندے۔ مراکش کی قدیم تاریخ۔ [illegible] مراکش میں اسلام کا داخلہ۔ بنی ادریس۔ عبیدیین۔ ملثمین۔ موحدین۔ بنی مرین۔ بنی وطاس۔ بنی سعد و اشراف فیلالی کی اسلامی سلطنتوں اور حکمرانوں کے مفصل اور ترتیب وار حالات۔ صفحات ۲۰۴ قیمت عہ

تاریخ تیونس و طرابلس

ممالک تیونس و طرابلس کی [illegible] تاریخ۔ تیونس کی قدیم تاریخ۔ اسلامی فتح کے بعد تیونس کی حالت۔ خلفائے راشدین کی بحری قوت۔ خاندان بنی اغلب علویوں۔ عبیدیوں۔ بنی زیری۔ صنہاجیوں۔ موحدین۔ بنی حفص کی اسلامی حکومتیں۔ تیونس کا ملک فرانس کے حمایت میں آنا۔ طرابلس کا جغرافیہ۔ طرابلس بندرگاہیں۔ عثمانی فتح سے قبل تاریخ طرابلس۔ طرابلس پر دولت عثمانیہ کا قبضہ۔ صفحات ۱۲۶ قیمت مجلد ۱۲/

تاریخ بلاد الجزائر

افریقہ کے ملک الجزائر کی حکومت۔ سلاطین اسلام کی مفصل تاریخ۔ الجزائر کا جغرافیہ۔ اس کے بحری مقامات۔ خاندان باربروسہ کا الجزائر پر قبضہ۔ سواحل بحر کا ترکی کی اطاعت میں آنا۔ خیر الدین پاشاہ کا دولت عثمانیہ کا خدمتگار بننا۔ [illegible] الجزائر پر فرانسیسی قبضہ۔ امیر عبدالقادر حسینی اور اس کے ہاتھوں فرانس کو دقتیں۔ صفحات ۱۰۷ قیمت [illegible]

حالات سعدی

یعنی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے حالات [illegible] کے ساتھ انکا مقابلہ۔ انکے کلام کا نمونہ۔ صفحات ۱۵۴ قیمت عہ

ضروری انگریزی الفاظ

یعنی انگریزی زبان کے جو الفاظ آجکل اردو اخبارات میں بکثرت استعمال کیے جاتے ہیں۔ انکے معانی و تشریح۔ اخبار [illegible] کے ناظرین کی کتاب ہے۔ قیمت ۶/

بدور السافرہ فی امور الآخرہ

یہ کتاب علامہ حضرت جلال الدین صاحب سیوطی کی [illegible] سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ جس میں پلصراط۔ میزان۔ کوثر۔ بہشت دوزخ۔ وغیرہ کا مفصل بیان ہے۔ قیمت [illegible]

خیر الدین باربروسہ

طرابلس کا عظیم الشان امیر البحر جس نے بحیرہ روم میں یورپ کی بحری قوت کو ناک میں دم کر دیا تھا۔ صفحات ۴۲ قیمت ۳/

انسان اور اس کی تقدیر

مسئلہ تقدیر پر [illegible] مفصل بحث کی گئی ہے۔ آریوں کے اعتراضات کے جوابات۔ روح کی حقیقت۔ روح کی گذشتہ موجودہ۔ اور آئندہ حالت پر بحث۔ تناسخ کی تردید۔ قیمت [illegible]

انوار قدسیہ

یہ کتاب امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار ہے۔ حقیقی تصوف۔ اولیاء اللہ کے مقالات و مقامات۔ [illegible] اور برکات کا بیان۔ قیمت [illegible]

(محصولڈاک بذمہ خریدار)

ملنے کا پتہ بالا تمام کتب اس پتہ سے طلب کریں: علم الدین مینیجر دائرہ علمیہ محلہ قلعہ امرتسر

برقی سٹ یعنی مردمی کا بکس
(جملہ حقوق محفوظ) (رجسٹرڈ)

وہ لوگ جو بچپن کی غلط کاریوں یا خراشات و مسکرات سے اپنی طاقت گنوا کر دنیا کی لذات سے محروم ہو چکے ہیں۔ انکو خوشخبری ہو کہ ہمارا طاقت کا بکس بفضل خدا گئی گذری طاقت کو از سر نو بحال کر دیگا۔ بڑھاپے میں عالم شباب کا زمانہ نظر آئیگا۔ رقت جریان۔ سرعت بدل و جھکنا۔ انگڑائی لینے سے آنکھوں کے سامنے اندھیرا سستی۔ کاہلی۔ نامردگی۔ مایوسی۔ عضو مخصوص میں کجی۔ نرمی لاغری وغیرہ امراض کے لئے ہمارا برقی سٹ آزمائیں اور دیکھیں کہ حکیم شافی اس میں کس غضب کی تاثیر رکھی ہے جس کے استعمال سے بہت سے بندگان خدا فائدہ اوٹھا کر بے اولاد سے با اولاد بن گئے ہیں۔ ہمارا طاقت کا بکس علاوہ درست کرنے طاقت جسمانی کے قوائے تناسل کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ طاقت کے بکس میں تین شیشیاں ہیں نمبر ۱ کے استعمال سے سست رگوں کا پانی بلا تکلیف نکل جاتا ہے۔ نمبر ۲ کی مالش سے عضو مخصوص میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ نمبر ۳ خوردنی ہے۔ جس کے استعمال سے تمام اندرونی نقائص رفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی بکس للعہ

جوہر معدنیات
(جملہ حقوق محفوظ) (رجسٹرڈ)

طبی کتب کے ناظرین اس کے بے شمار فوائد سے واقف ہیں۔ چند فوائد اس جگہ درج کئے جاتے ہیں۔ اعلےٰ درجہ کا مقوی بہی ہے۔ سرعت۔ رقت۔ جریان کو دفع کرتا ہے۔ بلغم کھانسی ریزش ابتدائی سل و دق کو ازحد مفید ہے۔ چوٹ لگ جائے تو دو رتی کھانے سے درد کافور ہو جاتا ہے۔ بعد جماع دو رتی کھانے سے طاقت زائل نہیں ہوتی۔ افزائش خون کے لئے اکسیر ہے۔ کمزوری سینہ کو دفع کرنے میں بے نظیر ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتا ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔ قوت دماغ کے لئے تریاق اعظم ہے۔ لطف یہ کہ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر ایک موسم میں استعمال کر سکتے ہیں قیمت فی چھٹانک عہ زیادہ کے خریدار کو محصول ڈاک معاف۔

اکسیر چشم
یہ اکسیر جنگل کی جڑی بوٹیوں سے مرکب ہے جو آشوب۔ سرخی دھند۔ غبار۔ جالا۔ جٹہ۔ ورم۔ خارش۔ کمزوری ضعف بصارت وغیرہ کے لئے ازحد مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

بال اڑانے کا پوڈر
جو زائد از ضرورت بالوں کو آناً فاناً اڑا دیتا ہے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ عمدہ اجزا سے مرکب ہے۔ قیمت ۱۲ اونس ۱ر

روغن بہار
یہ روغن بالوں کو معطر و معنبر بنانے کے علاوہ لمبا اور گھنا بناتا ہے۔ بالوں کو بے وقت سفید ہونے سے بچاتا ہے۔ قوت دماغ کے لئے بے نظیر تحفہ ہے اسکے استعمال سے جہاں بال نہ ہوں پیدا ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ

دافع درد سر
درد سر اگرچہ کیسا ہی تکلیف دہ مرض ہے مگر ہماری دوائی جو کھانے اور لگانے پر مشتمل ہے زیادہ تشریح کی محتاج نہیں۔ اسکے استعمال سے چشم زدن میں فائدہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

شہادات بوجہ عدم گنجائش درج نہیں ہو سکیں۔ **حکیم محمد یعقوب مالک شفاخانہ شفاء الامراض قلعہ مٹر بیٹ امرتسر** دو پیسہ کے ٹکٹ آنے پر لمبی فہرست مفت

دوکان کتھوک و خوردہ فروشی ادویات کا اشتہار

بحمد اللہ ہمارا کارخانہ اسی نیکنامی کیساتھ جاری ہے۔ ہمارے ہاں ادویات یونانی و مفردات سب قسم کی موجود ہیں۔ اور مرکبات مثل مربجات و شربت وغیرہ روغنیات۔ روغن کدو۔ کاہو۔ اور مشک ختن درجہ اول و دوم۔ عنبر۔ مروارید۔ جواہرات کارآمد ادویہ سب قسم موجود ہیں۔ اور دوکان کو مال کفایت سے بھیجا جاتا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین اشتہار ایک دفعہ بھی بطور امتحان کے منگوائیں تو نہایت خوشی کیساتھ فروخت کیا جائیگا۔ اور ہمارے یہاں تینچی کھلچہ دار سنکھیا۔ وارچکنی۔ میٹھا تیلیہ کا لائسنس بھی ہم کو حاصل ہے۔

المشتہر حاجی احمد حسین منیجر و مالک دوکان حاجی تفضل حسین و الطاف حسین بازار کھاری باؤلی پھاٹک حبش خان دہلی۔

ہمیشہ سچائی کا بیڑا پار ہے

حبوب مبارک سر درد کہنہ۔ سرفہ۔ ضیق النفس۔ تپ دق کہنہ کیلئے ازحد مفید ہے قیمت ۱۲ گولی ۱ر

سرمہ منور چشم جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ ککرے۔ پانی بہنا۔ پڑوال۔ سرخی چشم وغیرہ امراض کے لئے ازحد مفید ہے۔ خاص تعریف یہ ہے کہ درد داڑھ کیسی ہی سخت ہو۔ دم دن میں بفضل ایزدی شفا دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ر

دوائی چنبل - نہایت مفید ہے۔ ایک یا ڈیڑھ ہفتہ کے استعمال سے ہمیشہ کے دکھ سے نجات ملتی ہے۔ قیمت بہت قلیل۔ یعنی فی ڈبیہ عہ

حبوب ہاضمہ و دافع نفخ ۔ یہ حبوب درد اپھارہ کے دور کرنے میں جادو کا اثر رکھتی ہے۔ کیسا ہی درد سخت ہو۔ دم زدن میں بفضل ایزدی شفا دیتا ہے گویا یہ مثال صادق آتی ہے کہ روتا آئے اور ہنستا جائے۔ قیمت ۸ر

حبوب بواسیر ۔ بادی آبی۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے قیمت عہ

المشتہر حکیم خیر الدین کٹڑہ کرم سنگھ کوچہ راولاں امرتسر

مسلمانوں کا مشیر
اخبار المشیر ہے جو ان کے حقوق کا محافظ ان کی تمدنی برائیوں کا مصلح ان کی تعلیم کا حامی۔ ان میں اتحاد ہی زندگی اور علمی اخلاقی اور مذہبی اور روحانی مذاق پیدا کرنے والا اپنی طرز کا نرالا ہفتہ وار اخبار ہے۔ قیمت سالانہ للعہ پتہ :- منیجر المشیر مراد آباد۔

ضیاء الاسلام
صوبہ متحدہ میں اپنی طرز کا واحد علمی و مذہبی ماہوار رسالہ ہے جس میں علمی۔ تمدنی۔ اخلاقی۔ تاریخی مضامین اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات ہوتے ہیں قیمت سالانہ دو روپے آٹھ آنہ (عہ)

المعلن منیجر ضیاء الاسلام مراد آباد

رفاہ عام اسٹیم پریس امرتسر میں شیخ عبدالعزیز صاحب پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) نے شائع کیا۔